رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۲۷۷

هو الحکیم العلیم — العلم علمان علم الابدان و علم الادیان — هو الحکیم العلیم

ماہوار رسالہ

طبِ جدید عالمگیر کا نہایت دلچسپ اور مفید رسالہ

تبصرۃ الاطباء

جلد ۲	مدیر حکیم احمد الدین موجد طبِ جدید	نمبر ۳

مقاصد رسالہ

(۱) علم علاج کے تمام مروجہ طریقوں مثل یونانی۔ ڈاکٹری۔ ویدک۔ ہومیوپیتھک وغیرہ کے اصولوں پر محققانہ و منقدانہ بحث کرنا اور انکے غلط مسائل کو تختہ دلائل کے ساتھ رد کرنا اور انکے صحیح مگر مختلف فیہ مسائل کو باہم تطبیق دیکر ایک جدید لیکن مکمل اور صحیح طب کا ملک میں قائم کرنا اس رسالے کا خاص اور پہلا مقصد ہے۔

(۲) انجمن خادم الحکمت کی طبی خدمات۔ جدید علمی نکات اور نئے تجربات سے پبلک کو آگاہی دینا۔

(۳) مایوس العلاج مریضوں کو طب جدید کے ماتحت صحیح مشورہ دینا۔

ہر قسم کی خط و کتابت و ترسیل زر پتہ ذیل پر ہونی چاہیئے

حکیم احمد الدین بانی انجمن خادم الحکمت

شاہدرہ۔ لاہور

گلزار ہند سٹیم پریس لاہور میں باہتمام الیس احمد علی چشتی برنٹر چھپا اور دفتر انجمن پبلشر نے شائع کیا

قواعد رسالہ

(۱) یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ٹھیک یکم تاریخ کو دفتر سے شائع ہو جاتا ہے۔ جن اصحاب کو رسالہ وقت پر نہ ملے تو دس تاریخ تک بھی اطلاع دیکر رسالہ منگوا سکتے ہیں۔ جو بیرنگ روانہ ہوگا۔ لیکن دس تاریخ کے بعد درخواست آنے پر قیمتاً مل سکیگا۔

(۲) عام سالانہ قیمت تین روپیہ۔ ممبران انجمن سے پانچ روپیہ سے دس روپیہ تک حسب استطاعت جو کہ ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔ مابعد کا کوئی حساب نہیں ہے۔ قیمت فی پرچہ ۴ر

(۳) قیمت سالانہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ یا وی۔ پی ارسال کرنے کی اجازت بخشیں۔ بلا اجازت کسی نئے خریدار کے نام رسالہ وی۔ پی نہ ہوگا۔ منی آرڈر بھیجنے میں خریداروں کا خرچ ۲ر ہے۔ لیکن وی۔ پی کی وصولی میں ۴ر خرچ ہوگا۔ پس اتنا فائدہ سوچ لیں۔

(۴) تمام علمی سوالات مفت درج رسالہ ہونگے۔ لیکن تشخیصی سوالات جو کسی مریض کے متعلق طبی مشورہ کے رنگ میں ہوں۔ وہ سوالات اگر عام اطباء سے ہوں۔ تو دو آنہ فی سوال اور اگر مدیر رسالہ سے خاص ہوں تو دو روپیہ فی سوال اسکے ہمراہ بھیجنا ضروری ہوگا۔ ورنہ تلف کر دیئے جائینگے۔ البتہ ممبران انجمن خادم الحکمت کے اپنے اور انکے اہل و عیال کے متعلق ایسے سوالات بھی مفت درج ہو سکتے ہیں۔

(۵) عام طور پر تبدیل مقام کے لئے اپنے ڈاک خانہ میں اطلاع کر دینی چاہیئے۔ اگر ہمیشہ کے لئے یا کم از کم چھ ماہ کے لئے جگہ تبدیل کی ہو۔ تو دفتر کو آگاہ فرما دیا کریں تاکہ آپکا پتہ تبدیل کر دیا جائے ورنہ رسالہ نہ پہنچنے کا دفتر ذمہ وار نہیں۔

(۶) جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ آنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔

(۷) نمونہ کا پرچہ ساڑھے چار آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہو سکتا ہے۔ منیجر

مسلسل مضمون

حفظِ صحت

از مدیر رسالہ

عادت ایسی موثر چیز ہے کہ اس کے اثر سے خلاف طبع اشیاء بھی موافق بن جاتی ہیں۔ اور سراسر مضر چیزیں اسکے ذریعہ سے بے ضرر ہو جاتی ہیں۔ لیکن عادت نہ ہونے سے معمولی چیزیں بھی غیر معمولی تاثیر کرنے لگتی ہیں۔ اور غیر مضر اشیاء بھی ضرر دینے لگتی ہیں۔ پس حافظ صحت کے لئے لازم ہے۔ کہ ہمیشہ اپنی عادات کا لحاظ رکھے کیونکہ نوے فیصدی امراض صرف عادت کے عدم لحاظ ہی سے پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً بزلہ وزکام وکھانسی غشاء مخاطی کی امراض وہ امراض ہیں۔ جنکو ام الامراض سمجھا جاتا ہے۔ مگر یہ محض خلاف عادت کرنے سے ہی پیدا ہوا کرتی ہیں۔ مثلاً ایک شخص سرد ہوا کا عادی نہیں۔ اسے سرد ہوا کا ایک جھونکا ان امراض میں مبتلا کرنے کے واسطے کافی ہے۔ لیکن سرد ہوا کے عادی کو پرواہ بھی نہ ہوگی۔ اسی طرح قبض کو بھی ام الامراض کہتے ہیں۔ اس کی مثال بھی لیجئے مثلاً ایک شخص ورزش کرنیکا عادی نہیں ہے۔ جس دن اسے کچھ ورزش کرنی پڑیگی۔ اسی دن اسکو قبض ہو جائیگی۔ حالانکہ اسکو اگر ورزش کا عادی بنا دیا جائے تو کبھی قبض میں گرفتار نہ ہوگا۔

حفظ صحت کے لئے اس امر کا خیال نہایت شدت سے رکھنا چاہئے کہ جو اشیاء یا جو اعمال کم اثر والے ہیں یا جن اشیاء یا اعمال سے وہ انسان پرہیز نہیں رکھ سکتا۔ ان کی ضرور عادت کرے تاکہ عدم عادت کی وجہ سے اگر ان کی برداشت کی طاقت بدن میں پیدا نہ ہوئی۔ تو جب کبھی بھول کر یا مجبوراً ان اشیاء کا استعمال کیا گیا تو فوراً مریض ہو جائیگا۔ مثال کے طور پر سردی۔ گرمی اور خوراک کی معمولی اشیاء ہیں جن سے یہ شخص پرہیز کرتا ہے۔ مگر عام لوگ استعمال کرتے ہیں۔ تو ضرور ہے کہ اسکو بھی کبھی نہ کبھی وہ چیزیں کھانی پڑیں یا گرمی اور سردی سے متاثر ہونا پڑے۔ پھر اگر عادت نہ ہوئی تو اس کے جسم پر انکا اثر زیادہ ہو کر بیمار کر دیگا۔ چنانچہ جو لوگ امیر اور خوشحال ہیں سردیوں میں اکثر گرم لباس رات دن زیب بدن کئے رہتے ہیں۔ اور جب غسل بھی کرتے ہیں تو گرم پانی یا حمام وغیرہ میں۔ اس لئے

انکے جسم میں سردی کا مقابلہ کرنے کی طاقت کم ہو جاتی ہے۔ پس جب کبھی مجبوراً انہیں سردی برداشت کرنی پڑے تو وہ ضرور بیمار ہو جاتے ہیں لہذا امیروں کو چاہئے کہ سردی کی عادت بھی اپنے بدن میں پیدا کریں اور وہ یوں ہو سکتا ہے کہ رات کو جب لباس اُتاریں ایک آدھ گھنٹہ معمولی کپڑوں میں رہیں۔ پھر لحاف میں سو رہیں۔ صبح انہیں معمولی کپڑوں کو پہنے رہیں۔ جب باہر کام کاج کے لئے جائیں۔ تو گرم کپڑے پہن کر جائیں۔ یہ صبح و شام کو ہی خاص فرض نہیں بلکہ یوں چاہئے کہ جب فراغت کا وقت ہو اور معمولی کپڑوں میں گذارہ ہو سکے۔ خواہ کسی قدر تکلیف ہو بدن کو سردی سہارنے کی عادت ڈلوانی چاہئے۔ اسی طرح گرمیوں میں جہاں امیر لوگ برقی پنکھوں کے نیچے رہتے ہیں۔ وہاں برف کا بھی بہت استعمال کیا کرتے ہیں۔ حتےٰ کہ ذرہ بھر دھوپ یا گرمی میں بھی وہ چل پھر یا بیٹھ نہیں سکتے۔ پس ایسے اصحاب کو اگر مجبوراً کبھی گرمی میں رہنا پڑے تو وہ برداشت نہ کر سکینگے۔ ضرور بیمار ہو جائینگے۔ اس واسطے ضروری ہے کہ ہر ایک شخص جو حفظ صحت کا طالب ہے۔ خواہ اسے کسقدر ٹھنڈی جگہیں اور دیگر آرام و آسائش کے اسباب مہیا ہوں اپنی حفظ صحت کے خیال سے کبھی کبھی جان بوجھ کر گرمی کو برداشت کیا کرے اور گاہ بگاہ گرمی برداشت کرنے کی عادت پیدا کرے۔

اس جگہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب یہ ثابت ہے کہ جو شخص گرمی یا سردی کا عادی ہو۔ اسے خلاف عادت سردی یا گرمی مریض کر دیتی ہے۔ تو پھر صحت کے لئے جب سردی اور گرمی کی عادت پیدا کریگا۔ تو کیوں بیمار نہ ہوگا۔ مثلاً ایک شخص ہے جو بالکل سردی کا عادی نہیں ہے۔ علاوہ دیگر گرم لباس کے جو رات دن اپنے پہنے رہتا ہے پاؤں میں گرم جرابیں اور ہاتھوں میں گرم دستانے رکھتا ہے گلے میں گلوبند کے علاوہ سر پر گرم ٹوپی بھی پہنے رہتا ہے۔ اب وہ آپکے اس نئے علم حفظ صحت کے مطابق اس خیال سے کہ میں سردی کا عادی بنوں۔ گرم کپڑے اُتار دیتا ہے۔ اور معمولی سے کپڑے پہن لیتا ہے۔ تو ضروری ہے کہ وہ بیمار ہو جائے کیونکہ وہ سردی کا عادی نہیں ہے۔ جب اسے سردی لگی وہ مریض ہو جائے گا۔

مسلسل مضمون

علاج الامراض

از مدیر رسالہ

(۳) بعض اوقات جب معدہ میں غذا متعفن ہو کر پیٹ میں نفخ اور درد پیدا ہو جاتا ہے۔ اس وقت انگریزی دوا کریا زوٹ کے دو قطرے پانی میں ملا کر دینے سے یا لکڑی کا کوئلہ پیس کر ۴ رتی سے ایک ماشہ تک ہمراہ پانی کے پھنکا دینے سے بہت فائدہ ہو جاتا ہے۔

علاوہ ان ادویہ مختلفہ کے بعض ایسی تجاویز بھی ہیں جن سے بغیر کسی دوا کھانے کے بھی پیٹ کے درد کو آرام ہو جاتا ہے۔ وجہ یہ کہ چونکہ اکثر درد معدہ اجتماع خون (التہاب) معدہ کے سبب سے پیدا ہوتی ہے جیسے ابتداء مضمون میں بیان کیا گیا ہے۔ پس ادویات سے بھی معدہ سے خون کم کرنا منظور ہوتا ہے۔ جو بعض دیگر تجاویز سے بھی بدرجہ اولےٰ ممکن ہے۔ پس وہ تجاویز جن سے معدہ کا اجتماع خون کم ہو کر التہاب معدہ رفع ہو جائے وہ بہت ہی مفید و موثر خیال کی جا سکتی ہیں۔ کیونکہ بدذائقہ ادویہ سے نجات دیتی ہیں۔ اور وہ تجاویز درج ذیل ہیں۔

(۱) معدہ پر کسی ایسی دوا کا لگانا جس سے پیٹ کی جلد میں خون کا دوران زیادہ ہو کر جلد میں اجتماع خون ہو جاوے۔ مثلاً رائی کی پٹی پیٹ پر لگائی جائے یا پلسٹر لگا دیا جائے۔ جو انگریزی دوا فروشوں سے مل سکتا ہے۔ یا زنجبیل اور دارچینی کا لیپ لگا دیں یا روغن تارپین کی مالش کریں۔ یا پیٹ پر گلاس یا کوزہ لگوا دیں یا گرم گرم ٹکور سے وہاں کا دوران خون تیز کر دیں۔ بہر صورت پیٹ کے اوپر جلد میں دوران خون تیز کر دینے سے معدہ کا التہاب رفع ہو کر درد کو آرام ہو جایا کرتا ہے۔ اور یہ بہت مفید تجاویز ہیں۔

(۲) دوران خون نیچے ٹانگوں کی طرف زیادہ کر دیا جائے۔ اس کی تجویز یہ ہے کہ گرم پانی میں پاؤں رکھوا دیئے جائیں جس کو پاشویہ بھی کہہ لیتے ہیں۔

(۳) سارے بدن کی طرف خون کا دوران تیز کر دیا جائے۔ اور یہ تجویز پاشویہ سے زیادہ مفید اور زود اثر ہے۔ جس سے فوراً درد معدہ میں سکون اور آرام حاصل

ہوجاتا ہے - وہ یہ ہے کہ مریض کو کسی بالٹی یا دیگ میں جو گرم پانی سے بھری ہوئی ہو بٹھا دیں - یا اوبلتے ہوئے پانی کی بھاپ پر بٹھا کر مریض کو کمبل وغیرہ سے ڈھانک دیں - یا کم از کم یہ کہ روغن سرشف اور روغن تارپین ہموزن باہم ملا کر اس سے سارے بدن پر خوب مالش کر کے گرم کپڑے اوڑھا دیں -

ان تجاویز سے تمام جلد بدن کی طرف خون چلا جاتا اور معدہ کی اندرونی غشاء خون سے خالی رہ جانے کی وجہ سے التہاب معدہ میں فوراً کمی ہو کر درد پیدا شدہ میں تخفیف اور آرام کی صورت مہیا ہوجاتی ہے -

فصل چودھویں

وجع ابار یطون یا وجع الصفاق - یعنی پیٹ کی جھلی کا درد - یہ جھلی دیوار شکم کی اندرونی سطح پر اور تمام احشاء کو ملفوف کرتی ہے -

علامات - اس درد کا مریض گھٹنے سکیڑے ہوئے چت لیٹا رہتا ہے - پیٹ تنا ہوا گرم ہوتا ہے - مریض ذرہ حرکت کرے یا کوئی اس کے پیٹ پر ہاتھ لگائے بلکہ کپڑا چھو جائے تو درد میں زیادتی ہوجاتی ہے - **سانس** لینے میں پیٹ کے عضلات حرکت نہیں کرتے - مریض کو بخار ہوتا ہے - قبض موجود - متلی اور ابکائیاں آتی ہیں - سانس جلد جلد آتا اور ہچکیاں ستاتی ہیں - نبض کمزور - باریک اور تیز -

علاج - یہ درد چونکہ ورم کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے - اس واسطے یہاں اسکا علاج لکھنا مناسب نہیں ہے - کیونکہ یہ مرض باب اورام میں مذکور ہوگی - اس جگہ اس کو اس لئے لکھدیا گیا ہے کہ معالجین پیٹ کے مریضوں کو دیکھتے وقت اسکو بھی یاد رکھیں - اور غلطی سے بچیں -

فصل پندرھویں

وجع الامعاء یعنی انتڑیوں کا درد جسکو ہمارے ملک میں درد قولنج کے نام سے موسوم کیا کرتے ہیں - اسکے کئی اقسام ہیں -

مسلسل مضمون

علم الادویہ

از مدیر رسالہ

(۳) **شربت انار**۔ ایک سیر مصری یا کھانڈ کے قوام میں ایک چاول رب انار سادہ یا نصف سیر رب انار قندی ملا دیں

خوراک ۳ تولہ سے ۵ تولہ۔

(۴) **مطبوخ انار**۔ انار کی جڑھ کی چھال دس تولہ جو کوب کر کے ایک سیر پانی میں پکائیں۔ جب اڑھائی پاؤ باقی رہے آگ سے نیچے اتار کر سرد کریں۔ اور چھانکر کام میں لائیں۔

خوراک ۲ تولہ سے ۵ تولہ۔

(۵) **نقوع انار دانہ**۔ انار دانہ خشک ۵ تولہ نصف سیر پانی میں تین گھنٹہ تک بھگو دیں۔ بعد ازاں ملوکر اور چھان کر کام میں لائیں۔

خوراک ۲ تولہ سے ۵ تولہ۔

(۶) **عصارہ انار**۔ غنچہ ناشگفتہ انار تازہ لیکر خوب کوٹ کر نچوڑ کر دھوپ یا پانی کی تبخیر (بھاپ) پر خشک کر لیں۔

خوراک۔ ۲ ماشہ سے ۶ ماشہ۔

افعال و تاثیرات۔ رادع۔ قابض۔ دافع کرم امعاء۔

مواقع استعمال (۱) جس مریض تپ کو پیاس زیادہ ہو۔ گھبراہٹ اور بے چینی متلی اور قے یا دست وغیرہ ہوں تو ایسے مریض کو اسکا استعمال کرانا فائدہ مند ہے۔ کیونکہ اس کے وارد معدہ ہوتے ہی عروق دموی معدہ سکڑ جاتی ہیں۔ اور التہاب معدہ و امعاء رفع ہو کر قے یا اسہال وغیرہ عوارضات میں سکون پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسے مواقع میں رب انار یا شربت انار موزون چیز ہے یا نقوع انار دانہ مفید ہے۔

(۲) ہر قسم کے التہاب و اورام میں مقامی فائدہ کی غرض سے اسے استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ رمد چشم (التہاب چشم) میں عصارہ انار بطور سرمہ کے لگائیں یا رب انار سادہ سلائی سے آنکھ میں لگائیں یا مطبوخ انار کے ایک دو قطرے

آنکھ میں ڈالیں۔ ورد پنیج (کلکرے) میں مطبوخ انار سے آنکھوں کو دھونا خصوصًا پپوٹے اُلٹا کر بہت مفید ہے۔ نیز عصارہ انار بطور ذرور کے کلکروں پر لگانا بھی نہایت مفید ہے۔ ورم اندرون گوش اور دردِ گوش (التہاب اندرون گوش) میں طبیخ انار کو کان میں ڈالنا چاہیئے۔ ناک کے اندرونی قروح میں بھی اس کی پچکاری مفید ہے۔ طبیخ انار سے غرغرہ کرانا قروح دہن واورام حلق وغیرہ میں مفید ہے۔ مضمضہ (کُرلی) کرنا ورم لثہ اور تحرک اسنان اور قلاع دہن میں نافع ہے۔ بواسیر خونی اور خروج مقعد میں اس سے استنجا کرانا مفید ہے۔ مرض سوزاک میں اس کی پچکاری کرنا سوزش وتکلیف کو بہت جلد دور کر دیتی ہے۔ عورتوں کو اس کی پچکاری رحم میں کرانا سفید رطوبت اور استحاضہ میں نفع مند ہے۔ اکثر زخموں اور چھوٹی چھوٹی پھُنسیوں خصوصًا ماتا کی پھُنسیوں پر عصارہ انار کا دھوڑہ لگانا بہت مفید ہے۔ سرخباد پر اسکا لیپ لگانا بھی اچھا ہے۔ التہاب معدہ وامعاء میں اسکا کوئی جز کھلانا پلانا اکسیر ہے غثیان وتہوع اور قے میں نہایت اعلےٰ فائدہ مند ہے۔ اسہال وپیچش مزمن میں اسکا کوئی جز استعمال کرایا جائے یقینی مفید پڑتا ہے۔ طبیخ انار کا بدن پر ملنا خارش خشک وتر دونو کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ نیز موسم گرما میں پت نکلنے اور اقسام سوزش جلد میں مفید ہے۔ حاملہ عورتوں کو زمانہ حمل میں انار یا رب انار وغیرہ کا استعمال زیادہ مفید ہوتا ہے۔ خصوصًا ان عورتوں کو جنہیں زمانہ حمل میں قے اور ضعف جگر اور مٹی وکوئلہ وغیرہ کھانے کی عادت ہو جایا کرتی ہے۔ اس کے استعمال سے عورت خوب تندرست رہتی ہے۔ لیکن کثرت سے اس کے کسی جزو کا بھی استعمال مضر صحت ہے۔ کیا مطلب کہ تندرستی میں اسکا بہت دنوں اور بار بار زیادہ وزن میں استعمال کرنا مضر صحت ہے۔ جس سے بھوک بند۔ ہاضمہ کمزور۔ ریاح پیدا ہونے لگتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

کرم امعاء میں صرف طبیخ انار ہی زیادہ تر مفید ہے۔ طریق استعمال یہ ہے کہ اول رات کو مریض دیدان کو روغن بید انجیر ڈیڑھ تولہ تورے دودھ میں ملا کر پلا دیں صبح کو مطبوخ انار ایک چھٹانک پلا دیں۔ ایک گھنٹہ گذرنے پر پھر ایک چھٹانک پلا دیں

مذاکرہ علمیہ اور نکات حکمیہ

از موجد طب جدید

معزز ناظرین۔ آپ نے گذشتہ سے پیوستہ رسالہ تبصرۃ الاطبار جلد ۲ نمبر ۱ میں اسی عنوان مندرجہ بالا کے ماتحت ایک مفصل مضمون ملاحظہ فرمایا ہے۔ جو انگریزی دوا کونین کے متعلق تھا۔ جس مضمون میں ایک ایسے عقدہ کو حل کیا گیا ہے جو کہ مدتوں سے لاینحل پڑا ہوا تھا۔ یعنی یہ کہ کونین کیوں اور کس طرح سے تپوں میں فائدہ کرتی ہے۔ اور کیوں اور کس وجہ سے بعض مریضوں کو مضر ہو جاتی ہے۔ اور پھر قبل از دینے دوا کے اس امر کا علم حاصل کرنے کے لئے کہ کس مریض کو یہ دوا مفید ہوگی۔ اور کس کو مضر کون کون سی علامات مقرر ہیں۔ جن کی مدد سے معالج یہ معلوم کر سکے کہ یہ مریض کونین سے نقصان اٹھائیگا۔ اور فلاں مریض کے واسطے کونین بلا ضرر مفید ہوگی۔ غرضکہ اس مضمون میں بہت سے ایسے نکتہ ہائے طبی مندرج تھے۔ جو یا تو اچھوتے تھے جس سے ہمارے اطباء اور معالجین کے علم میں بہت بڑی ایزادی ہوئی ہوگی۔ بشرطیکہ انہوں نے اس مضمون کو کما حقہٗ غور و فکر کے ساتھ اول سے آخر تک پڑھا ہو۔

آج بھی ہم ایک ایسے ادق اور لاینحل طبی مسئلہ پر قلم اٹھانا چاہتے ہیں۔ جو کہ مذکورہ بالا مسئلہ سے بھی زیادہ پیچیدہ اور مشکل ہے۔ جس پر آجتک کسی ڈاکٹر۔ وید اور حکیم نے کچھ بھی روشنی ڈالنے کی جرأت نہیں کی۔ نہ متقدمین نے اسپر کچھ لکھا ہے اور نہ ہی متاخرین میں سے کسی کو اس کے حل کرنے کی توفیق ملی۔

وہ مسئلہ یہ ہے کہ اگرچہ تمام قسم کے مسہلات کا یہ فعل ہے کہ انکے استعمال سے اسہال آئیں اور آتے بھی ہیں۔ لیکن بعض اشخاص کو باوجود صحیح الافعال اور صحیح المقدار دوا دینے کے پھر بھی دست نہیں آتے۔ بلکہ بجائے دست (اسہال) آنے کے الٹا قبض ہو جاتی ہے۔ اور گھبراہٹ۔ بے چینی۔ پیاس۔ گرمی۔ سوزش وغیرہ

علامات کا اظہار ہوتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ اور کیا ہم قبل اسکے کہ کسی شخص کو مسہل دیں۔ اس کی بعض علامات سے معلوم کر سکتے ہیں کہ اس شخص پر مسہل اثر کریگا یا نہیں۔

اسی مسئلہ کے ماتحت یہ مسئلہ بھی حل ہو جائیگا۔ کہ کیوں بعض اشخاص میں ایک جلاب اچھا عمل کرتا ہے۔ اور وہی جلاب اسی وزن سے دوسرے شخص پر ویسے عمل نہیں کرتا۔ بلکہ اسکو زیادہ وزن میں دوا دینی پڑتی ہے۔ تب جاکر اچھا عمل ہوتا ہے۔ مثلاً تربد بعض طبائع میں ۶ ماشہ کے وزن میں دس پندرہ اسہال بافراغت لاتی ہے۔ لیکن بعض طبائع میں ۶ ماشہ تربد کچھ بھی عمل نہیں کرتی محض ایک دو جلاب ہوتے ہیں۔ مگر بجائے ۶ ماشہ کے ایک تولہ کی مقدار میں وہی تربد اگر انکو دیدیجائے تو خاطر خواہ اسہال آجاتے ہیں۔ لیکن اگر ایک تولہ کے وزن میں اُس پہلے شخص کو دیجائے تو اس کے واسطے مہلک ثابت ہو۔ حالانکہ عمر اور جسم کے لحاظ سے دونو شخص یکساں ہیں۔

علاوہ ازیں یہ مسئلہ بھی حل کر دیا جائیگا کہ ایک ہی دوا مسہلہ بعض اشخاص پر استعمال کرنے سے بلا کسی تکلیف کے اسہال لاتی ہے۔ نہ انہیں ذرہ بھر متلی ہوتی ہے اور نہ قے وغیرہ آتی ہے۔ انکو معلوم بھی نہیں ہوتا کہ انہوں نے مسہل کھایا ہوا ہے۔ حالانکہ اسہال معقول تعداد تک ہو جاتے ہیں۔ لیکن بغیر کسی تکلیف کے خواہ وہ دوا محض جمالگوٹہ ہو۔ چنانچہ بعض لوگ صرف جمالگوٹہ کے خواہاں دیکھے گئے ہیں۔ اسکی یہی وجہ ہے کہ انکو بغیر اسہال کے اور کسی قسم کی کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوتی مگر خلاف اس کے بعض لوگ ہر ایک مسہل سے ایذا پاتے ہیں۔ حتےٰ کہ شیر خشت و ترنجبین وغیرہ بھی انکو گرمی کرتی۔ اور بنفشہ بھی انکو کرب (گھبراہٹ) لاتا ہے۔ اور اسہال نہیں ہوتے۔ ایسے لوگوں کو جمالگوٹہ سے بھی دست نہیں آتے۔ بلکہ ہر ایک جلاب سے انہیں گھبراہٹ بے چینی متلی اور بالآخر قے ہو جاتی ہے۔ مگر اسہال نہیں ہوتے۔ اگر کسیقدر اسہال ہوں بھی تو خاطر خواہ ہرگز نہیں ہوتے۔ اس کی کیا وجہ ہے اور کس طرح پتہ لگے کہ اس شخص پر کونسا مسہل کیا عمل کریگا+

سفوف بیشی

از مدیر رسالہ

پس یہ دوا تمام قسم کے تپوں میں اور تمام قسم کی ورموں میں از حد مفید اور ایک معتبر دوا ہے۔ چنانچہ امراض ذیل میں بلا دھڑک اسکا استعمال کرنا چاہیئے۔ التہاب دماغ یا محبب (سرسام) ورم چشم (آشوب چشم) ورم حلق۔ ورم معدہ۔ ورم جگر۔ چیچک۔ حصبہ۔ ذات الجنب۔ ذات الصدر۔ التہاب الریہ (ذات الریہ) التہاب یا ریطن التہاب التامور (سوزش غلاف قلب) حمرہ (سرخباد) التہاب غشاء مفاصل (داء المفاصل یا دجع المفاصل) نقرس۔ التہاب نائندہ (سوزاک) التہاب الاذن الباطنیہ (ورم اذن اندرونی) التہاب الخوزتین (خناق) التہاب الحلق (سوزش حلق) التہاب خصیتہ مردان وزنان (ورم الخصیہ) ہر ایک بڑا دمل و خراج جس میں تپ شامل ہو۔ ہر ایک ورم کلاں جو ضربہ وسقطہ کی وجہ سے پیدا ہو جائے۔ غرضکہ جب کسی جگہ بدن میں اجتماع خون ہو رہا ہو اور ورم پیدا ہو رہا ہو بلکہ ورم بڑھ رہا ہو ہر جگہ یہ دوا اکسیر صفت ثابت ہوگی۔

لیکن جب ورم قائم ہو جائے یعنی انتہاء کو پہنچ جائے تو پھر اس دوا کو استعمال کرنا فضول بلکہ مضر ہے۔ کیونکہ ورم کو تحلیل کر دینا اس دوا کا کام نہیں ہے۔ اس وقت اسکا استعمال کرنا خواہ نخواہ دل کو کمزور کر کے مریض کو نقصان پہنچانا ہے۔ اسی طرح تپوں کے واسطے یہ دوا ابتدائی زمانہ میں دینی چاہیئے۔ جبکہ شرائین میں خون ہیجان کرتا رہے۔ بعد اس کے جب خون کا ہیجان کم ہو جائے یعنی دل کمزور ہو جائے تو پھر اس دوا کے استعمال کا وقت نہیں ہے۔ پس اس دوا کو ہر ایک قسم کے تپ میں اور ہر قسم کے ورم میں تو بلا استثنا استعمال کر لیا جا سکتا ہے۔ اور اخلاط دوازدہ کی امتیاز اور تفریق میں پڑنے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے۔ لیکن تپ اور ورم کی ہر حالت میں اندھا دھند اسکا استعمال نہ ہونا چاہیئے۔ پس ایسے اورام جن میں خون کا اجتماع

ہوکر انجماد بھی ہوچکا ہو۔ بلکہ پیپ بن رہی ہو۔ اس دوا کا استعمال ناجائز ہوگا۔ اسی طرح ان تمام تپوں میں جو کہ مسلسل اور خفیف ہوں یا تپ کے ساتھ اسہال ہوتے ہوں جن سے مریض کمزور ہو جائے۔ اس دوا کے استعمال کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ بجائے فائدہ کے اُلٹا نقصان ہوگا۔ علےٰ ہذا القیاس بوڑھے اور کمزور اشخاص یا ضعیف دل والے لوگ یا جنکا تنفس کمزور ہو۔ اس دوا کے استعمال کا صحیح محل نہیں ہیں۔ پس ایسے تمام مریضوں پر اسکو استعمال نہ کرنا چاہئے۔ البتہ جن مریضوں میں مندرجہ ذیل علامات ہیں سے بعض علامات پائی جائیں وہاں بلا پس وپیش اور بلا خوف خطرہ دے سکتے ہیں۔ مریض جوان اور تنومند ہو۔ مرض ابھی نیا ہو۔ مریض کے جسم میں خون بکثرت موجود ہو۔ نبض عظیم۔ ممتلی اور سریع ہو۔ پیاس سخت ہو۔ بے چینی ہو۔ شدید بخار ہو۔ کنپٹی بھاری اور دماغ پھٹتا ہو۔ حرکت کرنے سے عضو ماؤف کو تکلیف ہو اور آرام کرنے سے تکلیف میں کمی ہو۔ شور وغل اور تیز روشنی سے مریض کو تکلیف ہو۔ چہرہ متہیج اور سرخ ہو۔ آنکھوں میں بھاری پن اور پپوٹے سُرخ ہوں۔ اعضاء شکنی ہو سانس تیز ہو۔ کیونکہ یہ تمام علامات ہیجان محرکہ ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ دل اپنے فعل میں بڑھا ہوا ہے۔ اور خون میں تموج پیدا کر رہا ہے۔ پس ایسی تمام امراض جن میں دل کی حرکت تیز اور دوران خون زور سے ہوتا ہو۔ اس دوا کے استعمال کے لئے عین مناسب اور موزون ہیں۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ تمام علامات ایک مریض میں ہی موجود ہوں تو یہ دوا استعمال کی جائے۔ بلکہ دو تین علامات کے ساتھ ہی پتہ لگ جاتا ہے کہ دل اپنے فعل میں صراعتدال سے متجاوز ہو رہا ہے۔ خصوصاً تپ ہو جانا یا ورم کے آثار کا ظاہر ہونا یا درد کا کسی جگہ پر پیدا ہو جانا اس کی خاص علامات میں سے ہیں۔ جن سے پتہ لگ جاتا ہے کہ دوران خون قلب میں ضرور انقلاب آگیا ہے۔ لہذا وہاں پر اس دوا (سفوف بیشی) کا استعمال ضرور کرنا چاہئے۔

یہ احتیاط بھی حکیم کو کرنی چاہئے کہ جب مریض کو سفوف بیشی کی ایک دو خوراک دے لے تو دوبارہ مریض کو ملاحظہ کرے کہ اس کی نبض یا حرارت بدنی یا ورم اور

درد وغیرہ میں کسقدر فرق پڑا ہے۔ کیونکہ اگر فرق پڑتا جائے تو اس دوا کا استعمال کرتا جائے۔ لیکن جب دیکھے کہ اس دوا کی ایک خوراک سے دوسری خوراک کے دینے تک کچھ بھی فرق نہیں پڑا تو پھر سمجھ لیا جائیگا کہ اس دوا کے دینے کا وقت نہیں ہے۔ کیونکہ اس دوا کا اثر ہر خوراک پر پڑتا رہتا ہے نہ یہ کہ موہومی امید پر دوا دیتے چلے جائیں اور معلوم نہ ہو کہ یہ دوا واقعی فائدہ کر رہی ہے یا نہیں۔

الغرض یہ دوا محض دل کی حرکت اور دورانِ خون کی تیزی کو کم کرنے کے واسطے نہایت اعلےٰ دوا ہے جس سے بہت جلدی اثر ظاہر ہو کر ان تمام امراض میں جنکا ذکر کیا گیا ہے۔ اور دیگر ایسی ہی امراض میں جن کا باعث دورانِ خون کی تیزی اور حرکت قلب کی افراط ہو مفید اور یقینی موثر ہے۔ مگر چونکہ یہ دوا بہت ہی تیز اثر اور سمیت والی ہے جسکا زیادہ استعمال دل کو ضعیف کر دیتا ہے جیسا پیچھے ذکر ہو چکا ہے۔ اس واسطے اسکا خاص حالات میں خاص وزن مقرر کرنا نہایت ضروری ہے چنانچہ ویدک طب اور ڈاکٹری اور ہومیو پیتھک وغیرہ کے تجربات کے مطابق اور اپنے بار بار کے تجربہ سے اسکا ایک مرکب تجویز کیا ہے۔ جسکا نام سفوف بیشی رکھا گیا ہے۔

جس کی ترکیب یہ ہے کہ میٹھا تیلیہ کی گرہ عمدہ اور خالص لیکر وزن کریں۔ پھر اس وزن سے چار گنا طباشیر عمدہ لیکر دونو کو باہم ملا کر کسی عمدہ کھرل میں پورے دو دن تک کھرل کریں۔ اور اس لئے کہ دوا باریک ہو کر غبار کی طرح اُڑنے سے محفوظ رہے۔ قطرہ قطرہ عرق بید مشک اس میں ڈالتے جائیں تاکہ کسیقدر نمی رہے جب کامل دو دن یا مختلف وقتوں میں پورے ۴۸ گھنٹہ گذر جائیں تو طباشیر کے ہموزن چینی صاف اور براق ملا کر پھر کھرل کرنا شروع کریں۔ اس حالت میں عرق بید مشک ملانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ یوں ہی آہستہ آہستہ کھرل کرتے رہیں تاکہ چینی کے دانے نابود ہو کر دوا مثل غبار ہو جائے۔ پھر اس کو ایک شیشی میں ڈالکر اس کے لیبل پر سفوف بیشی نمبر ا لکھدیں۔ پھر اس سفوف بیشی نمبر ا سے ایک تولہ دوا لیکر چار تولہ چینی اور چار تولہ میدہ گندم میں ملا کر اس حد تک کھرل کریں کہ چینی کے

دانے نابود ہو جائیں پھر اسکو دوسری شیشی میں ڈالکر اسپر سفوف بیشی ع۲ لکھدیں۔ پھر سفوف بیشی ع۲ سے ایک تولہ دوا لیکر چار تولہ چینی اور ۴ تولہ جیدہ گندم لیکر مثل سابق کھرل کرکے اسپر سفوف بیشی نمبر۳ لکھدیں۔ پس یہ تینوں نمبر ایک ہی دوا کے گویا مختلف طاقت کے مرکبات بن جاتے ہیں۔ بچوں اور ضعیف اور کمزور مریضوں اور چھوٹے چھوٹے ورموں اور نرم قسم کے بخاروں میں سفوف بیشی ع۳ کا استعمال کریں فی خوراک ایک رتی سے زیادہ نہ ہو۔ البتہ دن رات میں تین چار خوراک تک دے سکتے ہیں۔

اور سفوف بیشی ع۲ اوسط درجہ کے جوان مریضوں اور تیز بخاروں اور بڑی بڑی ورموں کے مریضوں پر استعمال کرائیں خوراک وہی ایک رتی اس سے زیادہ کسی صورت میں نہ ہو۔ البتہ دن رات میں تین چار خوراک تک حسب ضرورت دے سکتے ہیں۔

اور سفوف بیشی ع۱ شاذ و نادر استعمال کیا جاتا ہے۔ البتہ سخت درجہ کے جوش خون کے وقت جب مریض نہایت قوی جوان ہو نبض عظیم اور خون سے بھری ہوئی ہو۔ ورم کسی اعلےٰ عضو میں ہو جیسے دماغ پھیپھڑہ دل جگر وغیرہ تاہم ایک دو خوراک سے زیادہ نہ دیں۔ دن رات میں صد تین خوراک دے سکتے ہیں۔ لیکن وہ بھی پہلے دن۔ دوسرے دن اگر اس دوا کی ابھی اور ضرورت ہو تو پھر ع۲ کا استعمال کرائیں۔ خوراک وہی ایک رتی ہے۔

سفوف بیشی خواہ کوئی نمبر ہو صرف پانی کے ہمراہ کھلانا چاہئے۔ لیکن اگر مریض پسند نہ کرے تو کسی شربت یا عرق مناسب کے ہمراہ بھی دے سکتے ہیں۔ بشرطیکہ اس میں کوئی محرک اثر نہ ہو اور نہ زیادہ مفرح ہو۔

یہ سفوف بھی کارخانہ خادم الحکمت سابرہ لاہور میں ہر وقت مہیا رہتا ہے۔ قیمت نمبر اول ۶ روپے فی تولہ اور نمبر دوم و سوم چار آنہ فی تولہ کے حساب سے لی جاتی ہے۔ پانچ تولہ کے خریدار سے صرف چار تولہ کی قیمت لی جاتی ہے اور ایک تولہ کی رعایت کردی جاتی ہے۔

احمد الدین

ممبرانِ انجمن خادم الحکمت آگاہ رہیں

از بانی انجمن

مجھے علم ہوا ہے کہ آجکل ہمارے ان دوستوں کی طرف جو انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور کے ممبر ہیں مطبوعہ کارڈ پہنچائے جا رہے ہیں۔ جن کے مضمون کی نقل مطابق اصل درج ذیل ہے

مجریہ دفتر انجمن خادم الحکمت شاہدرہ

مکرم و معظم بندہ جناب ۔ زاد عنایتہٗ

تسلیم۔ مزاج شریف۔ اگرچہ آپ رسالہ "رفیق حیات" کے خریدار ہیں لیکن رسالہ "المعالج" بھی بطور نمونہ آپ کی خدمت میں بھجواتا ہوں۔ کیونکہ یہ رسالہ بھی انجمن خادم الحکمت کی برادری میں سے ہے۔ اور انجمن کی خاص خدمت کر رہا ہے اس میں بھی میرے اور بعض دیگر ممبران انجمن کے ایسے مضامین شائع ہوتے ہیں جن سے کہ آپ کو آگاہی نہیں ہوتی۔ بہتر ہو کہ آپ اس کے بھی خریدار ہو جاویں۔ تاکہ ہر ایک ایسے مضمون اور ہر ایک کارروائی سے جو انجمن کی طرف سے رسالہ ہذا میں شائع ہو۔ آپ کے پاس پہنچ جائے۔ اور رسالہ ہذا جو کہ خادم الحکمت ہونے کے قدردانی کا محتاج ہے۔ اس کی مدد سے بھی ہم سرخرو ہو جائیں۔ قیمت بھی بہت نہیں ہے۔ امید ہے کہ آپ اس کی خریداری کے لئے ضرور گنجائش نکالکر مجھے مشکور فرماویں گے۔ اور یہ میری تحریک خالی نہ جائیگی۔ والسلام

خادم

حکیم احمد الدین بانی انجمن خادم الحکمت شاہدرہ (لاہور)

نوٹ۔ خدمت عالیہ میں جوابی کارڈ ٹکٹ لگا کر بھیجا جاتا ہے۔ رسالہ کے پہنچتے ہی اس جوابی کارڈ پر منشائے خریداری سے براہ دفتر المعالج میں اطلاع کر دیں۔ بندہ احمد الدین

یہ کارڈ میری طرف سے ہرگز ہرگز نہ سمجھا جائے۔ کیونکہ میں نے یہ کارڈ جاری نہیں کرائے حقیقت حال یہ ہے کہ ۱۹۱۹ء میں میرے مضامین رسالہ المعالج میں شائع ہوتے تھے۔ اس وقت حکیم علم الدین صاحب ممبر انجمن خادم الحکمت واڈیٹر المعالج کو میں نے فہرست ممبران دیکر اجازت دی تھی کہ آپ میری طرف سے انکے نام خطوط بھی لکھدینا۔ چنانچہ یہی مطبوعہ کارڈ اس وقت اڈیٹر صاحب نے میری طرف سے شائع فرمائے تھے۔ چنانچہ اکثر ممبران نے ان خطوط کو بڑھ کر المعالج کی خریداری منظور فرمالی۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ میں ہمیں ثابت ہوگیا کہ دوسرے پرچے اس کام کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ہم نے کثرت رائے ممبران کے ماتحت اپنا رسالہ تبصرۃ الاطباء جاری کر لیا۔ چنانچہ دسمبر ۱۹۲۰ء کے بعد ہمنے کوئی مضمون المعالج میں شائع ہونے کے واسطے نہیں بھیجا۔ کیونکہ اسقدر وقت ہی مجھے نہیں ملتا کہ اپنے رسالہ کے علاوہ کسی اور رسالہ کے لئے بھی مضمون لکھ سکوں۔ اور نہ ہی جناب اڈیٹر صاحب المعالج نے آجتک کوئی مضمون تبصرۃ الاطباء کے لئے بھیجا ہے بلکہ اپنے رسالہ المعالج میں بھی اب تک کوئی مضمون انجمن خادم الحکمت کے اغراض و مقاصد کی تکمیل کے خیال سے نہیں لکھا جس سے ثابت ہو کہ المعالج بھی انجمن خادم الحکمت کی برادری میں سے ہے۔ اور انجمن کی خاص خدمت کر رہا ہے۔ ہاں مجھے اس سے انکار نہیں کہ اڈیٹر صاحب خود انجمن کے ممبر ہیں۔ نیز اگر انکو کوئی مضمون میری طرف سے یا ممبران انجمن کی طرف سے واسطے اندراج رسالہ المعالج جاتا تو وہ خوشی سے شائع کرتے۔ مگر میں ان کی اس کارروائی کو سراسر ناجائز خیال کرتا ہوں جو کہ انہوں نے ۱۹۱۹ء کے مطبوعہ کارڈ اب ۱۹۲۲ء میں میری طرف سے شائع کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ یہ کارروائی ان کی قانوناً۔ اخلاقاً شرعاً ناجائز ہے۔ جو انکو نہیں کرنی چاہئے تھی۔ لہذا میں نے یہ چند سطور واسطے آگاہی ممبران انجمن لکھدی ہیں تاکہ کسی کو غلطی کا احتمال نہ رہے۔

احمد الدین

مراسلات

مراسلہ ۱

ہادیٔ اطبار و رہنمائے حکماء زاد مجدکم

بعد سلام مسنون الاسلام عرض آنکہ رسالہ جنوری ۱۹۲۲ء کے صفحہ ۲۸ پر مراسلا کی صورت میں ایک اعتراض دیکھنے میں آیا۔ اگرچہ آپ نے بھی اس پر نوٹ دیا ہے۔ لیکن میرے خیال میں وہ نوٹ کافی نہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض لوگ اپنے فخر کے لئے بعض رطب و یابس نسخے مجرب کہکر لکھ دیتے ہیں جو کہ حقیقت میں مجرب نہیں ہوتے۔ جیساکہ عام طور پر تمام طبی رسالوں میں ہوا کرتا ہے۔ مگر میرا خیال ہے کہ آپ کا رسالہ اس سے مبرا ہے۔ جہاں تک میں نگاہ تعمق دیکھتا ہوں اس رسالہ میں کوئی نسخہ ایسا شائع نہیں ہوا جو بنانے پر صحیح نہ اُتر سکے۔ سوائے خضاب کے خوردنی نسخوں کے جو شائد مجرب نہ ہوں۔ مگر وہ نسخے ابھی حکیم ضدائے نظر صاحب نے بھی بنا کر نہ دیکھے ہونگے۔ پھر معلوم نہیں۔ کہ حکیم صاحب موصوف کو اس مضمون کے لکھنے کی ضرورت کیونکر ہوئی۔ میں حکیم خدائے نظر صاحب کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اگر آپ نے کوئی نسخہ اس رسالہ میں سے بنایا ہے جو حسب تحریر نہیں بن سکا تو وہ نسخہ ایک یا دو یا جسقدر ہوں مفصل لکھکر رسالہ میں شائع کرایئے تاکہ سب ناظرین کو علم حاصل ہو ورنہ سمجھا جائیگا کہ جیسے غلط نسخے لکھنے والے لوگ اپنے فخر اور بڑائی کی خاطر جھوٹ نسخے لکھدیتے ہیں۔ ویسے ہی آپ نے بھی محض فخر کے لئے اعتراض کردیا ہے۔ یہ طریق بھی اچھا نہیں ہے۔ امید ہے کہ میرے ان صاف اور صحیح الفاظ کے کچھ اور معنے نہیں لئے جائینگے بلکہ محض اعتدال پسندی اور صداقت جوئی کے ماتحت سمجھے جائینگے

سب دوستوں کا خاکپار

حکیم علم الدین خریدار رسالہ تبصرۃ الاطبار

مراسلہ ۲

(اس کی تحریر صناعی نمبر ایک تمام سطروں میں ہی الف پڑھا جاتا ہے)

یک نہایت ضروری نویدن

یہا الاحباب :-

لسلام علیکم واشتیاقے الیکم - بعد ہدیہ سلام خیر الکلام سنت اسلام لتماس ہے - کہ انجمن ہذا کے اغراض و مقاصد سے تو آپ بخوبی واقف ہو چکے ہیں ور طب جدید کی صداقت اور صحیح الاصول ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے س کی محبت کا بیج اپنے دلوں میں بو چکے ہیں - لیکن دنی بھی دُور ہے - جہاں پہنچنا منظور ہے - ہماری توجہ کی مشینری ب تک بہت سُست رفتار ہے - جسپر ہمارے حصول مقصد کا نحصار ہے - مگر اسی پر اکتفا کرنا مردانگی نہیں - ور یجز عبورِ مشکلات آسانگی نہیں - بنا بریں کمترین چند یک تجاویز پیش کرتا ہے - جو نہایت ضروری معلوم ہوتی ہیں :-

(۱) ہماری انجمن کی ششماہی یا سالانہ **میٹنگ** ہوا کرے - تاکہ انجمن کو علی جامہ پہنایا جائے - جلسے کے فوائد سے تو آپ سب صاحبان واقف ہی ہیں تصریح کی ضرورت نہیں - یہ سچ ہے کہ حالات حاضرہ اس کے منافی ہیں - مگر ہمیں ان سے کیا کام -

(۲) انجمن کی طرف سے جاری شدہ **رسالہ کی توسیع** کا ایک نہایت اہم اور ضروری کام ہے جس کی طرف بہت کم توجہ دی جا رہی ہے - جہاں تک بندہ کو معلوم ہوا ہے - اس کی اشاعت اتنی نہیں ہوئی - کہ رسالہ اپنے خرچ کا بھی متحمل ہو سکے

(۳) پریکٹس کے واسطے مطبوں میں باقاعدہ **رجسٹر مرضا** بھی نہایت ضروری چیز ہیں - جن پر ترقی کا انحصار ہے - رجسٹروں کے فوائد بیشمار ہیں - جو بخوف طوالت اور تضیع اوقات درج نہیں کئے جاتے

نوٹ پہلے بھی رجسٹروں کی تحریک ہو چکی ہے۔ اور حسب الحکم مخدومی مکرمی جناب حکیم احمد الدین صاحب پانی انجمن مکرمی حکیم عطا محمد صاحب ایڈیٹر رفیق حیات قادیان نے شائع کرنے کا ارادہ بھی کیا تھا۔ اور خریداری کے آرڈر بھی منگائے تھے۔ مگر کسی وجہ سے اس کو سرانجام نہ دے سکے۔ اب پھر انجمن کی طرف سے اِن کے شائع کرنے کا اہتمام ہوا ہے۔ اور یہ کام احقر کے سپرد کیا گیا ہے۔ لہذا تمام صاحبان اس کی خریداری کے آرڈر دفتر انجمن خادم الحکمت میں بھیجدیں۔ تاکہ اشاعت کی مقدار معلوم ہو سکے۔ اور کام شروع کیا جاوے۔ اس واسطے بدیں التماس ہذا کے ایک پیسہ کا کارڈ تحریر کر دیویں۔ تیار ہونے پر بذریعہ رسالہ مطلع کر دیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ بتوفیقہ۔ قیمت کا اندازہ ابھی پورا مقرر نہیں ہو سکتا۔ مگر غالباً ایک روپیہ یا اس سے کسیقدر کم و بیش سمجھ لیں

(۴) سائلین بیماریوں کے استفسار مفصل علامات مرض اور ابتدائی حالات وغیرہ تحریر فرمایا کریں۔ اور جو نسخہ استعمال کریں۔ اس کے فوائد یا ضرر سے بھی اطلاع دیا کریں۔

(۵) مجیب حضرات بھی جواب دیتے ہوئے تعین و تشخیص مرض مع علامات فارقہ تحریر فرما کر نسخہ تجویز کیا کریں۔ اور یہ بھی تحریر فرمایا کریں۔ کہ اس نسخہ سے مریض کے کس کس اعضا پر کیا کیا اثر پڑیگا۔ اور کیا نتیجہ برآمد ہوگا۔ بیشک فائدہ تو ضرا کی طرف سے ہے۔ مگر اس طرح علم العلاج اور علم الادویہ میں بہت کچھ ترقی ہوگی۔

آپ کا خادم محمد عبد الغنی

سب نامہ نگار صاحب نوٹ کر لیں

بعض بعض نامہ نگار صاحب مراسلات۔ سوالات۔ جوابات۔ مکالمہ باہمی ایک ہی کاغذ پر لکھ کر ارسال کر دیتے ہیں۔ اور لکھتے وقت بہت تکلیف ہوتی ہے نامہ نگار صاحبان کو چاہیئے کہ علیحدہ علیحدہ کاغذ پر لکھ کر ارسال کیا کریں۔ خاکسار مولوی حکیم بہاؤ الدین صاحب اس بات کا ضرور خیال کیا کریں۔ کاتب

جوابات استفسارات

جواب نمبر ۸ - علم الادویہ کے حصول کا ایک طریق نہیں بلکہ کئی طریق ہیں سب کا ذکر رسالہ میں سخت مشکل ہے - انشاء اللہ علیحدہ طور پر کسی وقت رسالہ میں لکھا جائیگا۔ (مدیر)

جواب نمبر ۹ - کسی صاحب نے اس سوال کی طرف توجہ نہیں کی اور نہ مجھے معلوم ہے کہ کہاں سے مقناطیس مل سکتا ہے - ایک دفعہ جناب مولوی فتح محمد صاحب حکیم حاذق لاہوری نے فرمایا تھا کہ کالج میں بنے دیکھا ہے سو میں انکو بھی اور دیگر تمام ان دوستوں کو جنہیں اس کے متعلق کوئی علم ہو تاکید کرتا ہوں کہ اس سوال کا جواب ضرور دیں۔ (مدیر)

جواب نمبر ۱۰ - مندرجہ رسالہ ماہ جنوری ۱۹۲۲ء بطریق ذیل ہے - شورہ تیار شدہ بصفت مذکورہ بھی کام دیگا - اور لفظ درد نہیں - غلطی کاتب سے ہے لفظ دُود ہے یعنے دھواں (جب ختم ہوکر دوائی یعنے اجوائن ہندی اور فلفل سیاہ) بند ہو جاوے پیس کر محفوظ رکھیں - موسمی بخار لازمی اور غیر لازمی ہر دو میں بقدر ۲ ماشہ ہمراہ شربت نیلوفر میرا تجربہ ہے - اگر کسی وقت خدانخواستہ غیر مفید ثابت ہو تو غیر معتقد نہ ہوویں - عمدہ شے ہے - قاضی محمد غوث از گولڑہ راولپنڈی

جواب نمبر ۱۱ - مرض عطاش جیساکہ آپ نے خیال فرمایا ہے - دماغی مرض نہیں ہے - اور ورم دماغ یا ورم اغشیہ دماغ میں ایسی علامات بھی پیدا نہیں ہوا کرتی ہیں - مثلاً اسہال وغیرہ دماغی اورام میں قطعاً پیدا نہیں ہو سکتے - بلکہ سخت قبض ہوتی ہے - اسی طرح بر دو اطراف بھی سرسام میں عموماً نہیں ہوتا - بلکہ یہ مرض محض معدہ و امعاء کی ہے - کیونکہ قے معدہ کی سوزش و خراش پر دلالت کرتی ہے - اور اسہال امعاء کی سوزش یا خراش پر -

اسباب (۱) ورثہ یعنی اس کے آباؤ اجداد میں مرض خنازیر یا دق یا جریان کا

اثر جس سے بچہ کا معدہ ابتداء ہی سے کمزور ہوتا ہے۔

(۲) بچہ کو والدہ یا دایہ کے دودھ کی بجائے بازاری دودھ پلانا جس سے بدہضمی پیدا ہو کر یہ مرض ہو جایا کرتی ہے۔

(۳) غذا کی بے احتیاطی مثلاً بہت چھوٹے بچے کو پوری حلوا بازاری مٹھایاں وغیرہ اشیاء کھلانے لگ جانا جنکے ہضم کی انہیں طاقت نہیں۔

(۴) خراب ہوا مثلاً غلیظ اور مرطوب اور بند مکانوں میں رہائش۔

علامات (۱) قے آنا۔ یہ معدہ کی آفت پر دلالت کرتی ہے۔

(۲) اسہال یہ علامت آنتوں کے ماؤف ہونے کی شہادت دیتی ہے۔

(۳) تالو کا بیٹھ جانا۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ چونکہ روزانہ قے و اسہال سے رطوبات بدنی خارج ہوتی رہتی ہیں۔ لہذا غذا کا تھوڑے سے تھوڑا حصہ بھی اعضاء کو نہیں پہنچتا۔ بلکہ اُلٹا پہلی رطوبات بھی پگھل کر خارج ہو رہی ہیں۔ تمام عضلات لاغر ہو گئے ہیں۔ کیونکہ ہر ایک بچہ کے تالو کی ہڈیاں ابتداء میں نہیں ہوتی ہیں۔ بلکہ دو سال کی عمر تک بھی تالو پر ہڈی مکمل نہیں ہوتی۔ بعد میں مکمل ہو جاتی ہیں۔ اور سر ہموار ہو جاتا ہے۔ سو بڑے آدمی کو خواہ کسقدر اسہال ہوں اور خواہ کسقدر عرصہ دراز اسے غذا نہ ملے اسکے تالو میں گڑھا نہیں پڑتا کیونکہ ہڈی میں لاغری نہیں ہو سکتی۔ اگرچہ کھوکھلی ہو جاتی ہے۔ مگر کثرت سے اسہال اور عرصہ تک رہنے سے رانوں۔ پنڈلیوں۔ بازوؤں۔ ساعد وغیرہ کے عضلات لاغر ہو کر ضرور ظاہر کر دیتے ہیں کہ اس شخص کے اندر اعضاء میں غذائیت نہیں جاتی ہے۔

مگر دو سال کی عمر کے اندر اندر چونکہ سر ابھی کامل نشو و نماء نہیں پا چکا۔ اس واسطے تالو کے عضلات اور دماغ (مغز) بوجہ غذا نہ ملنے کے لاغر ہو جاتے اور انکے حجم میں نقص آجاتا ہے۔ اس واسطے وہاں گڑھا پڑا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

(۴) غشی۔ یہ علامت کمی خون کی دماغ میں ہے۔ جیسا کہ پیشتر ازیں بھی کسی رسالہ میں اس کی توضیح کی جا چکی ہے۔ کہ غشی کے وقت دماغ میں خون کی کمی ہوتی ہے۔

(۵) مُنہ کا اور زبان کا سُرخ ہو جانا۔ یہ اس بات کی طرف دلالت کرتی ہے کہ

معدہ کی سوزش و خراش کمال تک پہنچ گئی ہے حتیٰ کہ منہ میں بھی اسکا اثر آگیا ہے۔
(۶) مقعد کا سُرخ ہو جانا (لال جانا) ثابت کرتا ہے کہ امعاء کی خراش کمال بڑھ گئی۔ حتیٰ کہ سوزش اختتامی سروں تک پہنچ گئی ہے۔

علاج - تسکین معدہ و امعاء، انتظام غذا۔ کشتہ مرجان عقیق بہت ہی موثر ہیں۔

جواب نمبر ۱۲ - اس تپ کی کیفیت تو آپ نے خود ہی اپنے سوال میں لکھ دی ہے۔ جو صحیح ہے۔ البتہ علاج لکھدیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ شروع میں سفوف بیشی کا استعمال گرم پانی سے کرائیں۔ اور سارے بدن پر فوراً سرکہ اور عرق گلاب ملاکر لگائیں۔ ترکیب لگانے کی یہ ہے کہ بالمناصفہ سرکہ و گلاب ملاکر اس میں اسفنج یا فلالین کے ٹکڑے کو بھگو کر تمام بدن پر چپڑتے جائیں۔ بار بار یہی عمل کریں۔ یا ایک چادر اس میں بھگو کر مریض کو برہنہ کر کے اس چادر میں لپیٹ دیں۔ اگر سر میں سخت درد ہو سر کی شرائیں تڑپ رہی ہوں کسیقدر ہذیان کے آثار نمودار ہوں تو فوراً اسہال کرا دیں، اور سر پر برف یا سرکہ و گلاب رکھوائیں۔ اگر گردوں میں جلن اور درد پائی جائے تو قلمی شورہ اور جوکھار سے ادرار کرائیں۔ اگر گلے کی طرف خون کا دوران زیادہ ہو کر خناق کی صورت بننے لگے تو سہاگہ تولہ۔ مرکی تولہ۔ ڈیڑھ پاؤ پانی میں حل کر کے غرغرے کرائیں۔ لیکن اس کی ہر ایک حالت میں سفوف بیشی ضرور دیتے رہیں۔ الا اگر مریض زیادہ کمزور معلوم ہو تو سفوف بیشی کو ترک کر کے اس کی بجائے ٹنکچر سٹیل بقدر پندرہ یا بیس بوند کے پانی میں ملاکر دیں۔ اور ایسی خوراکیں دو تین دفعہ دن میں دے سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں شربت نیلوفر۔ عناب۔ عرقیات مناسبہ دے سکتے ہیں۔ فقط احمد الدین

جواب نمبر ۱۳ - دوائی پوہان کے متعلق کسی صاحب نے جواب نہیں دیا اور نہ ہی مجھے معلوم ہے۔ مگر خوب کلاں میں بھی انٹی فیبرین والی تاثیرات نہیں ہیں۔ اس واسطے خوب کلاں بھی نہیں ہو سکتی۔ مدیر

جواب نمبر ۱۴ - شائد آپ کے سر پر کیمیا کا بھوت سوار ہے۔ آپ کو کسی خواص کا کشتہ چاہیئے۔ مہربان بات سُنیئے۔ کیا عورت کو مردوں والا لباس پہنا کر شکل و شباہت

میں مرد بنایا جاوے تو واقعی مرد بن جاویگی اور عورتوں والی صفت سے نکل جاویگی ہرگز نہیں جو چیز خداوند تعالےٰ نے کان میں بنائی ہے اُس کے ہم مثل انسان کی کیا مجال کہ بنا سکے۔ خیال فرمایئے آپ کس بکھیڑے میں پڑے ہوئے ہیں۔ اُمید ہے مستفسر صاحب سمجھ گئے ہونگے ورنہ گشتہ والی پیاس بھی اُنکی بجھائی جاویگی۔

حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ صاحب۔ از کندیاں ضلع میانوالی

ایضاً ۔ الماس ایک قیمتی اعلےٰ درجہ کا پتھر ہے۔ سفید براق ہوتا ہے۔ مزاج اِس کی سرد و خشک ہے۔ اِسکا پاس رکھنا اور گلے میں لٹکانا دِل کو قوت دیتا ہے عسر ولادت کو مفید ہے۔ سم قاتل ہے۔ بغیر کشتہ کے استعمال کرنا جائز نہیں۔ کشتہ اِسکا ہر مرض کے لئے ساتھ انوپان مناسب کے نہایت موثر ہے۔ بلکہ امراض مایوسہ مزمنہ کے دفع کرنے اور اعضاء رئیسہ کو طاقت دینے اور حرارت غریزی کے بھڑکانے میں نہایت مفید ہے۔ الماس مصفےٰ کے ریزوں کو پان کی جڑ کے نغدہ میں رکھکر ایک سکورہ گلی میں بحفاظت تمام رکھیں۔ اور کل حکمت کر کے خشک کرلیں۔ پھر گز فٹ کی آنچ دیویں۔ حسب ضرورت مکرر نغدہ میں رکھکر آگ دیویں۔ عمدہ کشتہ تیار ہوگا۔ خوراک ایک رتی حکیم دیوبیداس واہگہ

امید ہے کہ حکیم دیوبیداس صاحب نے الماس کا کشتہ خود کر کے تجربہ کیا ہوگا۔ اگر نہیں تو پھر آئندہ ایسے جوابات میں تفصیل ہونی چاہئے۔ کہ مینے خود کر کے دیکھا ہے یا نہیں۔ باقی احباب بھی نوٹ کرلیں۔ احمد الدین

جواب نمبر ۱۵۔ ایسی بے فائدہ تحقیق سے سوائے تبصرہ کے ورق سیاہ کرنے کے اور کیا فائدہ متصور ہوسکتا ہے۔ حکیموں کو چاہئے کہ علمی اور طبی سوالات کیا کریں۔ ہاں اگر مستفسر صاحب کسی گائے بھینس کے معالج ہیں جسکا خون حیض بند ہوگیا ہے یا کہ درد سے آتا ہے تو علیحدہ بات پھر کسی بیطار یا سلوتری وغیرہ سے سوال کریں۔۔ ..... ایسی تحقیقات سے آپ کیا نکالتے ہیں قانون قدرت کی عجائبات پر احاطہ نہیں ہوسکتا۔ زمانہ کے فلاسفروں کے مغز اس کارخانہ قدرت کی عجائبات پر حاوی نہ ہوسکے اور آخر کو تھک کر ہار گئے۔

اور اپنی تصدیق شدہ امر اور اقوال کے قائل نہ رہے۔ ہماری اور آپکی کیا مجال ہے۔ مثلاً شیخ الرئیس کو دیکھو جو آگ کی نسبت لکھتے ہیں کہ تمام اشیاء ملاقی کو گلاتی اور پگھلاتی ہے۔ خداوند تعالےٰ نے اس رول کو توڑنے کے لئے اور اپنی قدرت کاملہ دکھانے کے لئے ایک جانور پیدا کیا ہے۔ جسکو سمندر کہتے ہیں ہمیشہ آگ میں رہتا ہے اور وہاں سے یعنی آگ سے اپنی خوراک لیتا ہے۔ اسی طرح ایک کیڑا ہے جو کہ پتھر جیسی سخت چیز سے اپنی خوراک لیتا اور اسی میں رہتا ہے۔ مشاہدہ میں آرہا ہے کہ تمام بیل بوٹیاں اپنی خوراک زمین سے بذریعہ جڑ لیتی ہیں۔ اگر ان کا جڑ والا اتصال زمین سے ٹوٹ جائے تو سوکھ جاتیں ہیں۔ لیکن اِس رول کے برعکس آکاس بیل یعنی افتیمون کو دیکھو جسکو عوام دھاری بوٹی اور پیلی وہڑی کہتے ہیں جو کہ درختوں پر پھیلی ہوئی سرسبز رہتی ہے۔ یہ بھی از قسم بوٹی ہے۔ لیکن جڑ والا اتصال اس میں نہیں ہے۔ اور سرسبز رہتی ہے۔ اور قدرت قادر کی شان بیان کر رہی ہے۔ کہ جڑ بغیر بھی خوراک دینے والا رہا ہے۔ داناؤں کا خیال تھا کہ نر و مادہ کی ضرورت صرف حیوان و انسان کو ہے۔ اِس رول کو توڑنے کے لئے خداوند تعالےٰ نے درختوں میں بھی نر و مادہ کی نسبت رکھ دی ہے۔ اس نظارۂ قدرت کو ملاحظہ کرنے کے لئے عربستان کی سیر کافی ہے۔ یا جہاں کھجوروں کے درخت عام ہوں۔ کہ جب تک مادہ کے ساتھ نر درخت نہ لگایا جاوے مادہ اچھی طرح نہیں پھلتی پھولتی۔ اور جس موقع پر نر و مادہ ایک دوسرے کے متصل واقع نہ ہوں لوگ کیا کرتے ہیں۔ کہ نر کے خوشے اُکھاڑ کر مادہ درخت میں لگا دیتے ہیں۔ واہ مولا تیری قدرت سبحان اللہ لاجونتی بوٹی کو دیکھو نر و مادہ کا تعلق اس میں بھی برابر پایا جاتا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ تمام پھیپھڑہ دار اور روحدار جانور بغیر سانس لینے والے جانور بغیر ہوا کے زندہ نہیں رہ سکتے۔ اگر اُن کو پانی میں ڈبویا جائے تو دم گھٹ کر مرجاتے ہیں۔ اس کے برعکس مچھلیاں وغیرہ دریائی جانور پانی میں زندہ پھرتے ہیں۔ اور آسانی سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اور وہیں سے اپنی غذا و ہوا کی حاجت پوری کرتے ہیں۔ اور برخلاف اس کے کرۂ ہوائی میں رہنے سے دم گھٹ کر مرجاتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ

جذبہ عشق صرف انسان کی ذات میں ہے۔ کہر با پتھر کو دیکھو خس وغیرہ اس پر کس طرح عاشق ہیں کہ جھٹ اسکو چمٹ جاتے ہیں۔ لوہا کو دیکھو کہ مقناطیس پر کس طرح عاشق ہے۔ انسانوں کے عشق سے ہزار درجہ بڑھکر عشق بے جانوں میں خدا نے ودیعت کر رکھا ہے۔ حکماء کا خیال ہے کہ جب تک عورت کو مرد سے نسبت نہ ہو اولاد پیدا نہیں ہو سکتی۔ حضرت عیسٰے علیہ السلام کو بن باپ پیدا کر دیا تاکہ دانا وں کا یہ رول بھی بطور کلی کام نہ دیوے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش میں ماں باپ والی نسبت کہاں گئی۔

ان خرق عادات کاموں کو کہاں تک شمار کروں۔ مختصر یہ کہ اگر تمام فلاسفروں کے خیالات صحیح اور درست ہو جائیں۔ تو نہ یہ وہ پہلی زمین قائم ہے اور نہ پہلا آسمان۔ کیونکہ اس کے بارہ میں وہ مختلف الرائے ہیں۔ حالانکہ زمین بھی سابق بدستور قائم ہے۔ اور آسمان بھی محض خیالات کا اختلاف ہے۔ کسی کا خیال ہے کہ پہلے پہل گھوڑوں کی پیدائش ہوئی۔ کسی کا خیال ہے کہ زمین پہلے لیکوئیڈ باڈی یعنے مائع شکل میں تھی۔ پیچھے سخت شکل اختیار کی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ اب کے فلاسفروں کا خیال ہے کہ زمین کی ذاتی حرارت دن بدن گھٹ رہی ہے۔ اسی واسطے آدمیوں کی حرارت غریزی بھی گھٹ گئی ہے اور عمریں کم ہو گئی ہیں۔ کیونکہ زمین کی پیداوار آدمیوں کی خوراک ہے۔ پیداوار میں حسب تناسب پہلے کے حرارت کم ہو گئی ہے۔ اس لئے اب بادی امراض بہت بڑھ رہے ہیں۔ اور آئندہ اس سے زیادہ بڑھ جاوینگے وغیرہ وغیرہ۔ فقط حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ صاحب ازکندیاں

جواب نمبر ۱۶۔ مرتیونجے رس یعنے موت کے قریب پہنچے ہوئے مریض اس کے استعمال سے اچھے ہوئے ہیں۔ اس لئے اس کو مرتیونجے یعنے موت پر فتح پانے والا کہتے ہیں مٹھ تیلیہ مدبر ایک تولہ۔ مرچ سیاہ ۱ تولہ۔ فلفل دراز ۱ تولہ۔ گندھک ۱ تولہ سار صنوبر ۱ تولہ سوہاگہ بریان ۱ تولہ۔ شنگرف رومی مدبرہ ۲ تولہ۔ برگ پان کے پانی سے یا آب ادرک سے چار پہر کھرل کر کے حبوب مونگ برابر تیار کریں۔ حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ ازکندیاں

ایضاً۔ شوا س کنٹھار رس۔ پارہ۔ گندھک۔ میٹھا تیلیا۔ سوہاگہ۔ منجھل یہ سب

ایک ایک ٹنک مرچ سیاہ آٹھ ٹنک - زنجبیل - فلفل دراز ہر ایک چھ چھ ٹنک پہلے پارہ اور گندھک کی کجلی کریں - پھر مٹھا تیلیا اور سوہاگا اور منجھیل ملاکر کھرل کریں - بعد مرچ سیاہ ایک ایک ملاتے جائیں - اور کھرل کرتے جائیں - بعد زنجبیل اور فلفل دراز ملاکر مثل غبار کریں - خوراک ایک سُرخ شکر تری سفید میں ملاکر یاد رہے کہ یہ دوائی ضیق النفس و ربو مزمن ہسٹیل پورانی میں مفید ہے - تازہ امراض میں ہرگز مفید نہیں -

مرتیونجہ رس - کشتہ مرجان - مروارید - کشتہ الماس - کشتہ نقرہ - کشتہ طلاء کشتہ تانبا - کشتہ ابرک - گندھک - موم - کشتہ قلعی جنسل - ہڑتال درقی - یہ سب ایک ایک پل پارہ سات بھاگ - کشتہ سنکھ - کشتہ کوڑی زردیہ سب چار چار پل - اِن سب ادویات کو میٹھا جمیری کے رس میں کھرل کریں - بعد میٹھا تیلیا افیون ایک ایک پل وجمال گوٹہ ایک پل ملاکر چیتہ کے رس میں کھرل کریں - بعد بھنگرا - کاٹھنڈی - سیوہڑ - آک - دھتورہ - دیودارو - گوکھرو - مُنڈی - چرائتہ - بہلاوا - جمال گوٹہ - ناگ ہولی - بن تلسی - کنیر - کیلا - کہرپٹی - نسوت - گنگیرن - سہاگنی سُنٹھ - مرچ - پیپل - سیندھا نمک - وِشنو کانتا - جواسا - گلو - کٹکی - لاجونتی - اڑوسہ بہرنگراج - چرمٹھی - سُوہر - گوہ - مور - مچھلی - اِن سب چیزوں کا علیحدہ علیحدہ رس نکالکر درجہ بدرجہ سب میں کھرل کرکے سایہ میں خشک کریں - یہ مرتیونجہ نام رس موت سے بچانے والا اور مایوس امراض میں فتح دلانے والا خوراک ایک رتی یا کم و بیش حسب طاقت مریض - امرت رس کا نسخہ آئندہ رسالہ میں بھیجا جاویگا -

حکیم دیوبیداس واہگہ

جواب نمبر ۱۷ - برادہ فولاد ۱۰ تولہ - مجیٹھ ۱۰ تولہ - شکر سرخ ۱۰ تولہ ایک تربوز چار سیر لیکر اس کی ٹاکی اتار کر جملہ ادویہ ملکر داخل کردیویں اور ٹاکی بدستور دیکر کسی صاف برتن میں رکھ کر رہنے دیویں - جب تربوز گل کر پھٹ جاوے تو دوائی لے کر باریک پیس کر کام میں لاویں - عمدہ سُرخ رنگ کشتہ ہوگا - اسی طرح آب برگ مولی میں فولاد رکھنے سے بغیر آگ کشتہ ہوجاتا ہے - حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ ازکندیاں

جواب نمبر ۱۸ حکیم محمد علی صاحب سلیم پوری توجہ فرمائیں اور حسب وعدہ نسخہ لکھدیں تاکید ہے۔ مدیر

جواب نمبر ۱۹۔ شنگرف۔ پارہ اور گندھک کا مرکب ہے۔ رومی شنگرف جس کا رنگ نیلگوں ہوتا ہے۔ اور ٹوٹنے میں نرم ہوتی ہے۔ اس میں پارہ اور گندھک کے علاوہ نوشادر بھی ہوتی ہے۔

ہڑتال ورقی میں پارہ بالکل نہیں ہوتا اور نہ یہ پارہ کا مرکب کہلا سکتا ہے۔ بلکہ ہڑتال سنکھیا اور گندھک کا مرکب ہے۔

دار چکنہ پارہ۔ گندھک۔ نمک۔ منگنیز کا مرکب ہے۔ اسی طرح رسکپور بھی پارہ ہی کا مرکب ہے۔ مگر اس وقت مجھے اس کے اجزا مستحضر نہیں ہیں۔ اگر آپ کو زیادہ اس کی ضرورت ہوگی تو پھر کسی وقت ان تمام مرکبات کے صحیح نسخے بمعہ ترکیب ہر ایک کے لکھدیئے جائینگے۔ احمد الدین

جواب نمبر ۲۰۔ قلمی و سفیدہ و شنگرف کا مرکب سندور ہے۔ آپ کو واضح ہو کہ کس مطلب کے لئے نسخہ دریافت کردیا ہے۔ ورنہ سندور تو عام مل جاتا ہے۔

حکیم مولوی بہاؤ الدین شاہ صاحب از کندیاں

ایضاً۔ سندور بنانے کی ترکیب حسب ذیل ہے۔ کہ لوہے کی کڑاہی میں حسب ضرورت سکہ کو رکھ کر آگ دیں۔ اور ہلائیں۔ تاکہ خاک ہو جائے۔ بعد ازاں چکی میں پیس کر پانی میں حل کریں۔ اور کچھ عرصے تک رکھا رہنے دیں۔ جب سیہ تہ نشین ہو جائے۔ تو اوپر کے میلے پانی کو نکال کر تہ نشین کو خشک کریں۔ یہ خاک رنگت میں زرد ہوگی۔ پھر اس کو کڑاہی میں ڈال کر مٹی کے برتن سے ڈھک دیں۔ اور نیچے آگ جلائیں۔ یہاں تک کہ سرخ ہو جائے۔ مگر جب تک گرم رہے۔ برابر ہلاتے رہیں۔

ترکیب دوم۔ سفیدہ کو باریک کرکے کڑاہی میں رکھیں۔ اور نیچے دھیمی آنچ دیکر ہلاتے رہیں۔ یہاں تک کہ رنگ سرخ ہو جائے۔ بعد ازاں اُتار کر سرد کریں اور باریک کرکے دوبارہ سہ بارہ یہی عمل کریں۔ یہاں تک کہ نہایت عمدہ سُرخ رنگ نکل آئے۔ احمد الدین

جواب نمبر ۲۱ - مجربات نور الدین میں برائے بندش اسہال بچگاں جو سندھور کا مرکب لکھا گیا ہے - وہ واقعی مفید ہے - اور بالکل اسی اصول مندرجہ رسالہ تبصرہ ۱۲ کے ماتحت صحیح ہے - چونکہ سندھور سکہ کا ایک مرکب ہے - اور سکہ مسکن امعاء تاثیر رکھتا ہے - بلکہ سکہ کے ہر ایک مرکب میں یہی تاثیر ہے - اس واسطے تسکین امعاء کا کام اس سے بہت عمدگی سے لیا جا سکتا ہے - یعنی سندھور تھوڑے وزن میں مسکن امعاء اور قابض ہے - اور اس کی یہ تاثیر مسلمہ اور مصدقہ اطباء یونان و فرنگ وغیرہ ہے - احمد الدین

جواب نمبر ۲۲ - کسی صاحب نے اسکا جواب نہیں دیا - حالانکہ اکثر نسخہ لکھنے والے لکھا کرتے ہیں کہ سیاہ بھنگرہ کے پانی میں یہ دوا بنائی جاتی ہے - لیکن اب جواب نہیں دیا کہ کہاں مل سکتا ہے - امید ہے کہ ناظرین ضرور اس کے متعلق آئندہ لکھینگے - مدیر رسالہ

جواب نمبر ۲۳ - گو اطبائے متقدمین کی کتابوں میں کہیں ناف ٹلنے کا (جسکو سقوط الزہ کہتے ہیں) ذکر نہیں آیا ہے - اور اسی بنا پر اکثر اطبائے متاخرین نے اس کا انکار کیا ہے - مگر میرے تجربہ میں اس کا وجود ثابت ہے - اور یہ ایک خاص جداگانہ مرض ہے - اور اسکو التوائے امعاء سے کچھ تعلق نہیں ہے - نہ یہ دونوں ایک شے ہیں - جیسا کہ بعض کا گمان ہے - اور میرے دعوے پر ایک بڑے حکیم (علی گیلانی جو ایک زمانہ میں ہندوستان میں بھی آئے تھے) کا قول شاہد ہے - وہ شرح قانون میں فرماتے ہیں - ان الاسہال قد یعرض بحرکتہ السرۃ من وضعہا وضعہا وضعہا میلہا الی جانب اخر وسببہ حمل شیٔ ثقیل او حرکۃ سریعۃ او سقطۃ او قلۃ الشہوۃ والاسہال من علامتہ ولکن الک الاسہال الغیر المنہضم واذا وضع الیدہ علی السرۃ واطرافہا یحس بحرکتہا وہذا المرض یعرض فی الحمل للنساء والاطفال علاجہ ولک بدہن اللوز ووضعہا فی موضعہا بالتربیط بالعصابۃ ویؤخذ زنجبیل وقچکنی ونانخواہ بالسویہ یدق ویخل ویؤخذ ماشہ یمزج بالسکر ویؤکل **خلاصہ ترجمہ یہ ہے** - کہ اسہال کبھی اس

وجہ سے بھی عارض ہوتا ہے۔ کہ ناف ایک جانب سے دوسری جانب ٹل جاتی ہے۔ اور سبب اسکا اُٹھانا بھاری بوجھ کا یا تیز چلنا یا چوٹ لگنا یا گر پڑتا ہے۔ اور اسی طرح اسہال غیر منہضم اور جس وقت ناف یا اُس کی اطراف پر ہاتھ رکھا جائے اُس کی حرکت محسوس ہوتی ہے اور یہ مرض ہند میں عورتوں اور بچوں کو عارض ہوتا ہے۔ اور علاج اسکا روغن بادام سے مالش کرنا ہے۔ اور اسکو اپنی جگہ پر پھچار کسی کپڑے سے باندھ دینا ہے۔ اور نکچھنی اور زنجبیل اور اجوائن دیسی ہموزن کا سفوف کر کے ایک ماشہ کسی قدر شکر ملا کر کھائیں۔ جو کچھ گیلانی نے لکھا ہے میری دانست میں وہ سب صحیح ہے۔ مگر عورتوں اور بچوں کی تخصیص اس مرض کے ساتھ غیر مسلّم ہے کہ جوانوں اور بوڑھوں میں بھی اس مرض کا عارض ہونا تجربہ سے ثابت ہے۔ اور اسی طرح روغن بادام کی تخصیص بھی بیجا ہے۔ کوئی روغن ہو مثل روغن بادام روغن چنبیلی روغن تلخ وغیرہ سب کافی اور مفید ہیں۔ علاوہ مالش کے اور طریقے بھی ناف بٹھلانے کے ہیں۔ جو کہ مشہور ہیں۔ مندرجہ بالا عبارت حکیم محمد ہاشم صاحب زنگی پور کی ہے۔ میرے خیال میں سقوط المرہ میں صرف اسہالوں والی علامت نہیں ہوتی۔ بلکہ بعض کو قبض شکم ہو جاتا ہے۔ جبکہ بخارات اوپر کو صعود کر رہے ہوں تو قے اور درد سر درد شکم اس کی خاصی علامات ہیں۔ جب بخارات نیچے کی طرح رجوع کریں تو اسہال جاری ہوتے ہیں۔ جو بغیر ناف ملنے کے نہیں ٹھیرتے۔ یہ مرض آجکل عام ہے۔ اور اس کے عوارضات مختلف ہوا کرتے ہیں۔ چنانچہ میرے بھائی صاحب جناب حکیم مولوی سید علی صاحب کا ذاتی تجربہ ہے۔ کہ گرم خشک علاقہ میں اس مرض کا وجود عام پایا جاتا ہے۔ وہ اس مرض کے بارہ میں ایک رسالہ لکھ رہے ہیں جو کہ عنقریب شائع ہو جائیگا۔ اور مراق کے بارہ میں بھی ایک رسالہ تیار کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ایک مریض میرے زیر علاج ہوا جس کو خفقان قلب کا عارضہ تھا۔ علاقہ بلوچستان کے حکیم اس کے علاج سے تھک کر عاجز آ گئے تھے۔ اس کو میں نے ملاحظہ کیا جس کو سقوط المرہ کا عارضہ تھا۔ اور اس سبب سے بخارات دل کو ستاتے اور تبخیر سے خفقان قلب تھا۔ اُس کو

مالش بتائی گئی۔ خاص خاص رگوں کی خفقان قلب جاتا رہا۔ حالانکہ پہلے وہ کئی قسم کے علاج کرا چکا تھا۔ مریض مذکور کا بیان ہے کہ ایک حکیم نے مجھے بعد علاج معالجہ کے جبکہ وہ علاج سے مایوس ہو گیا تھا۔ کہا کہ تیرا دل کسی خوف کے مارے اپنی جگہ سے ذرا ہٹ گیا ہے۔ اور اس سبب سے کانپتا ہے۔ اس طرح کرو کہ زمین پر لیٹ جاؤ اور دوسرا آدمی بندوق تمہارے سینہ پر رکھکر فائر کرے تاکہ دل پھڑ ڈر کر اپنی جگہ اصلی پر آجاوے۔ چنانچہ سات فائر کرائے گئے۔ لیکن فائدہ ندارد۔ سبب کچھ علاج کچھ آخر مرتا کیا نہیں کرتا۔ تعویذات وغیرہ کے ہاروں کے ہار انکے گلے میں تھے۔ لیکن صرف مالش سے اسکو آرام ہو گیا۔ یہ بیماری نظام عصبی اور نظام امعاء کے فتور سے ہوتی ہے۔ اور ریاح کا پیدا ہونا اس کا خاصہ ہے۔ اطراف کا دوران خون کم ہو کر بطرف صدر و امعاء ہو جاتا ہے۔ اور جس طریقہ اور نظام پر قدرت نے امعاء کو رکھا ہوا ہے اُن کا وہ نظام بگڑ جاتا ہے۔ اور بڑی آنت میں بعض وقت سدہ ہو جاتا ہے۔ اور ریح کا گولہ سا بن کر ہمیشہ بخار کا باعث ہوا کرتا ہے۔ اور قریب شام کے لرزہ سے بخار چڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس موذی بیماری کی علامات ہر ایک بیماری کے ساتھ ملتی جلتی ہیں۔ اور ہر ایک قسم کے بخار میں یہ پڑ جاتی ہے۔ اور سل و دق والے جملہ مریضوں میں اس کا پایا جانا ضروری ہے۔ سل و دق کے جتنے مریض بندہ کے زیر علاج ہوئے ہیں۔ تمام میں یہ شکایت پائی ہے۔ لیکن اُنکی یہ شکایت مالش وغیرہ سے رفع نہیں ہوئی ہے۔

حکیم مولوی بہاؤ الدین شاہ صاحب از کندیاں

استفسارات

سوال ۲۴۔ ایسے سفوف یا گولیاں کا نسخہ درکار ہے۔ جو کہ مجلوق کے لئے ذکاوت حس کا قاطع ہو مع ترکیب استعمال وغیرہ مفصل مرحمت فرمائیں۔ جے رام آنند

سوال ۲۵۔ مقوی باہ گولیوں کا نسخہ اعلےٰ درجہ کا مفید مع ترکیب مرحمت فرمایا جائے۔ جو مجلوقوں نامردوں کے لئے نہایت مفید ہو۔ نیز طلاء کا نسخہ بھی درکار ہے۔

سوال نمبر ۲۶- جناب حکیم غلام حسین صاحب سملال والے مطلع فرمائیں۔ کہ رسالہ جنوری صفحہ ۱۶ میں ایک دوا باوچ لکھی گئی ہے۔ وہ کیا چیز ہے اسکے دوسری زبانوں میں نام مطلوب ہیں یا توضیع فرمائی جاوے کہ وہ کیا چیز ہے۔

محمد حسین خریدار رسالہ

سوال نمبر ۲۷- ایک نسخہ احتلام کا نہایت ہی مجرب چاہیئے۔ جو کہ ہر ایک مزاج کا آدمی استعمال کر سکے۔ لیکن نہایت ہی مجرب ہو۔ اور احتلام و جریان ہر دو امراض پر چل سکے۔ بشرطیکہ مجرب ہو۔

میراں بخش

سوال نمبر ۲۸- مسلول اور ضیق النفس والے مریضوں میں کثرت بلغم کیوں اور کس طرح ہو جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ نزلہ کے پیدائش کے اسباب کیا ہیں کن کن اعضاؤں کی خرابی سے نزلہ جاری ہو جاتا ہے۔ اور اس کا فوری علاج کیا ہے اور بلغم کس طرح بنتا ہے۔ اسکا شافی علاج کیا ہے۔ اُمید ہے کہ حکیم صاحب بانی طب جدید خود اس پر قلم اُٹھائینگے ضرور مطلع کیا جاوے۔ حکیم بہاوالدین شاہ صاحب از کندیاں

سوال نمبر ۲۹- خارش خصیتین کا مجرب نسخہ درکار ہے۔ جو کہ تیر بہدف ہو

حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ صاحب از کندیاں

سوال نمبر ۳۰- جناب حکیم صاحب عبدالعزیز صاحب شرقپور کو واضح ہو کہ ایسڈ فاسفورس خالص یعنے پیور کی خوراک ۳ قطرہ آپنے تحریر فرمائی ہے یا کہ ڈائیلوٹ کی کیونکہ پیور تو بہت زہریلی چیز ہے۔ ضرور واضح لکھیں۔ دونو وقت استعمال کرائی جاوے یا کہ صرف ایک وقت تغذا کے بعد کہ پہلے اور آپکے تجربہ میں اس کے کیا فوائد ظاہر ہوئے ہیں۔ =

سوال نمبر ۳۱- میانوالی میں ایک شخص علاقہ امرتسر کا رہنے والا آیا ہوا ہے۔ اور بواسیر کا علاج کر رہا ہے۔ اس کے پاس خشک دوائی برنگ سبز خاک موجود ہے مسوں پر لگا دیتا ہے۔ دوسرے تیسرے دن بعد مسوں سے ریشہ وغیرہ پک کر مردہ پڑ جاتے ہیں۔ ساتویں دن اُنکو موچنا سے پکڑ کر باہر نکال دیتا ہے۔ جڑ سے اکھڑ جاتے ہیں۔ اگرچہ یہ کوئی شافی علاج بواسیر کا نہیں ہے۔ لیکن تاہم نسخہ عمدہ ہے

کیونکہ درد و خارش قلیل ہوتی ہے اور بعض کو بالکل ہوتی ہی نہیں۔ اگر کسی صاحب کو اس نسخہ کی بابت کوئی تجربہ ہو تو تحریر کریں تاکہ اندرونی خوراکی نسخہ کے ساتھ اس نسخہ کا مل جانا سونے پر سہاگہ کا کام دیوے۔ دیکھئے اتنے ناظرین رسالہ میں سے کون فیض رسانی کرتا ہے۔ حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ صاحب از کندیاں

سوال نمبر ۳۲ سل و دق کے اسباب و علامات و علاج از روئے طب تحریر کئے جاویں۔ اُمید ہے کہ اسپر حکیم صاحب خود توجہ دیوینگے۔ "

سوال نمبر ۳۳۔ ضعف جگر والوں کا رنگ زرد کیوں ہو جاتا ہے۔ اور اورام اطراف و چہرہ و چشم کیوں ہو جاتا ہے۔ اور اسکا فوری علاج کیا ہے۔ "

سوال نمبر ۳۴۔ مسلسل مضمون بہت تھوڑے تھوڑے شائع کئے جا رہے ہیں۔ خدا خیر یہ طب جدید کب تکمیل پاوے۔ کیونکہ تعداد امراض بے شمار ہیں۔ ابھی سال ہو گیا ہے صرف امراض الاوجاع بھی ختم نہیں ہوئے۔ زندگی کا کوئی پتہ نہیں اتنے لمبے عرصہ کا انتظار ٹھیک نہیں ہے۔ ان کی چال ذرا تیز ہونی چاہئے۔ حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ صاحب از کندیاں

سوال نمبر ۳۵۔ جناب حکیم صاحب سلامت۔ آپ نے جو ٹھنڈی بخار کی تشریح طلب کی ہے سو حسب ذیل ہے۔ اب شافی علاج اور تعین مرض سے مطلع کریں وہو ہذا۔ اس کی علامات غنودگی درد کمر نبض بطی چال چلتا ہے۔ مریض اپنی ناک کو نوچتا رہتا ہے۔ اور اپنے پر سے مکھیاں اُڑانے کے لئے ہاتھ مارتا ہے حالانکہ مکھی وغیرہ کوئی نہیں ہوتی۔ اشتہا طعام بالکل بند مریض کو روشنی کی برداشت مشکل ہوتی ہے۔ چپ چاپ پڑا رہتا ہے۔ بعض کو تین دن بعد بعض کو سات دن بعد دانے مانند موتی کے اوپتی کے پہلے گردن و سینہ پر اور پھر تمام بدن پر نمودار ہو جاتے ہیں۔ اور پھر غائب ہو جاتے ہیں۔ جب دانے کامل طور سے نکل آتے ہیں تو بخار میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ اگر اس بیماری میں دست شروع ہو جاویں تو مریض کا بچنا مشکل ہوتا ہے۔ اسکو ماتاں اور موتی چھارا اور مبارکی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس میں سرد اشیاء سے لوگ پرہیز کراتے ہیں۔ اور گرم

اشیاء مثل جلوتری لونگ زعفران جائفل کستوری وغیرہ کے استعمال کراتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک سخت قسم کا تپ محرقہ ہوتا ہے۔ لیکن گرم اشیاء دیئے جاتے ہیں۔ آپ کی رائے گرم اشیاء کے دینے میں کیا ہے۔ اِسکا بحران ۴۰ دن بعد ہوتا ہے۔ اسکا علاج اور سبب ضرور تحریر فرماویں۔ حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ از کندیاں

سوال نمبر ۳۶۔ مجھے ایسے مکمل نسخہ جلاب یعنی (جسکو کلکھ جلاب کہتے ہیں) کی ضرورت ہے۔ کہ ذرہ سا سوزن یعنی سوئی کے سر پر اجوائن یا سونف میں دینے سے چند منٹ میں خوب جلاب لگ جائے۔ اور کافی حاجت کے بعد جب بند کرانا چاہیں۔ تو دودھ شیریں اور روغن زرد کے پینے سے بالکل بند ہو جائیں۔ اور کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ یا اس قسم کی جلاب جیس کی ایک گولی جو بقدر کو کن بیر کے ہو۔ مٹھی میں چند منٹ بند رکھنے سے جلاب لگ جائے۔ تمامی حکمائے حاذقین و آیورویدک صاحبان کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ ایمانداری سے اور بجل بالائے طاق رکھکر مذکورہ ہر دو نسخے رسالہ تبصرۃ الاطبار میں درج فرماویں۔ بشرطیکہ شنیدی نسخے نہ ہوں۔ خاصکر جو کہ معمول مطب تیار موجودہ اور تجربہ شدہ ہوں۔ فقط

یکے از خریدار از گل امام

ایک شکایت قابل اشاعت

اس رسالہ کے ناظرین جملہ حکیم لوگ ہیں۔ لیکن سوائے چند کے باقی تمام اپنا مطلب چپکے سے نکال رہے ہیں۔ حالانکہ حکیم صاحب کئی دفعہ تحریک بھی کر چکے ہیں کہ ہر ایک ممبر و ناظر رسالہ کا فرض ہے کہ ہر ماہ میں کوئی نہ کوئی مضمون یا مجرب نسخہ شائع کراتے رہیں۔ لیکن خود غرضی انکو ایسی پسند ہے کہ انکے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ کیونکہ دوسروں کے مجربات ان کو گھر بیٹھے بٹھائے مل جاتے ہیں آپ فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ دوسرے کا فائدہ نہیں چاہتے اور اپنے مجربات کا نام تک نہیں لیتے۔ اور دوسروں کے مجرب نسخہ جات کو بھی چھپاتے پھرتے ہیں۔ اگر

اُنکے تجربہ میں کوئی نسخہ مفید نکلے۔ پھر اُسے اپنے سینے میں بند کر لیتے ہیں۔ اور دنیا کی ہوا تک اُس کو نہیں پہنچنے دیتے۔ یہ روش ٹھیک نہیں ہے۔ اس رسالہ کے خریدار کم از کم دو تین سو کے قریب ہونگے۔ اگر ہر ماہ میں صرف ایک ایک مجرب نسخہ بھیجدیا کریں تو بھی کافی ذخیرہ مجربات کا جمع ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر دیکھ لو اگر حکیم صاحب مدیر رسالہ اپنے خیالات و مجربات اپنے تک محدود رکھتے تو اتنا فائدہ ہم تمام کو کس طرح پہنچتا۔ صدف یعنے سیپ کا منہ اگر نہ کھلے تو اُس میں موتی نہیں بنتے۔

(خیر الناس من ینفع الناس)

حکیم مولوی بہاؤ الدین شاہ صاحب از کندیاں ضلع میانوالی

تحقیقات و تجربات

مجرّب گشتہ جات

از فقیر منشی محمد عبد اللہ نروٹ جیل سنگھ ضلع گورداسپور۔ پنجاب

فی زمانہ مختلف طبی اخبارات میں بہت سے اصحاب نادر نسخہ جات کی گوہر فشانی فرما رہے ہے۔ مگر ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر ست کا مقولہ ناظرین کو یاد ہوگا۔ فروری توجہ ارادی سے پڑھیں۔ اور عمل کر کے فائدہ لیں۔ فن طبابت میں کشتہ جات نہایت اعلےٰ درجہ کی چیزیں تھیں۔ جن کا موقعہ پر استعمال آنا فانا فائدہ دکھاتا تھا۔ چونکہ ذرا یہ فن محنت سے تعلق یعنی عمل سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے بعض اصحاب آرام پسند توجہ نہیں فرماتے۔ دیگر یہ فن بھی ایسے ممسکین کے پاس دیکھا جاتا ہے جن کی اُس سانپ جیسی مثال ہے۔ جو خزانہ کی حفاظت کے واسطے بیٹھا ہوتا ہے کیا مجال کہ دوسرا ہاتھ لگائے گو اسقدر بخل کا فتوے سب پر لگا دینا بعید از انصاف ہے۔ خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد۔ گو اس علم میں کثرت سے کتابیں لکھی جا چکی ہیں

مگر ؎

بہر کارے کہ بے استاد باشی یقیں دانی کہ بے بنیاد باشی

بالکل سچ ہے اور تجربہ بھی ہے۔ جو اسرار و نکات اُستاد کامل کی مہربانی سے وا ہوتے ہیں۔ کسی اور طریقہ سے ہرگز انکا میسر ممکن نہیں ہے۔ ساتھ ہی مشق سے بھی اسکا زیادہ تعلق ہے۔ آہستہ آہستہ بشرطیکہ تھوڑی بہت ماہرین کی رہبری بھی ہو۔ سمجھ آجاتی ہے۔ اب بطور نمونہ چند نسخہ جات ارسال خدمت ہیں۔ اگر پسندیدگی ظاہر ہوئی۔ اور رسالہ میں اندراج ہو گیا۔ تو کچھ اور بھی عرض کرونگا۔

(۱) **کشتہ سم الفار**۔ راقم کا جہاں تک خیال ہے۔ بہتر یہی ہے۔ کہ دیسی اطبا ایسی مخطر ادویات سے احتراز ہی کیا کریں۔ گو اس کے کشتہ کامل کے فوائد بھی عجیب و غریب شنید میں آئے ہوں۔ چونکہ اس وقت دیسی طب کے لئے بخلاف اکثری کے کوئی سلطانی امداد نہیں ہے۔ کہ نقص واقع ہونے کی حالت میں بچاؤ ہو جاوے اس واسطے پرہیز ہی واجب ہے۔ دیگر دوائی سے کام لے لیا جاوے۔ دیگر کئی ہندی اصحاب اس کے دھوئیں سے نابینا بھی ہو گئے ہیں۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ کسی صاحب کا خیال شریف اس کی نسبت راقم کے برعکس ہو۔

(۲) کشتہ شنگرف رومی دو تولہ کو شراب درجہ اول بنیں تولہ میں مسلسل کھرل کریں قرص تیار کر کے خشک ہونے پر کشتہ برگ جس میں شورہ کی آمیزش نہ ہو۔ میں ملفوف کر کے ہنڈیا میں بند کر کے دیگدان پر چار پہر آگ دیں۔ سفید ہو گا۔ درد پشت۔ ضعف اعصاب۔ سیخوخت کے لئے مجرب ہے۔ دیگر ایک دوست کو بتایا گیا۔ اسکا تجربہ شدہ ہے۔ ایک سادھو سے یہ طریق حاصل ہوا تھا۔

(۳) شنگرف ۲ تولہ بھر پر دو سیر پختہ آب پیاز جذب کریں۔ بعدہٗ نغدہ بوٹی لاجونتی ایک چھٹانک میں رکھ کر کوزہ کے اندر سیر پختہ آگ دیں۔ سفید ہو۔ نقرس۔ لعاب دہن۔ سلسل بول۔ ضعف باہ کے لئے مجرب راقم ہے۔

(۴) اب راقم اپنا معمول خاص نسخہ ہدیہ رسالہ گذارتا ہے۔ کیونکہ ؎

بخیل اربود زاہد بحر و بر بہشتی نیا شد بحکم خبر

یہ کشتہ گورنگت میں تیاکنے والوں کے پسند نہ آئیگا۔ مگر جب اس کی سیرت متحیرہ سے واقف ہونگے۔ تو ضروری راقم کی فراخ دلی کی داد دینگے۔ یعنی تانبا عمدہ کو جوکہ ایک تولہ ہو۔ دو غ ترش میں سات بجھاؤ دیں مکرر روغن سیاہ میں سات بجھاؤ دیں۔ بعدہٗ اسکے ہموزن قلعی لیکر باہم کٹھالی میں گلاکر سرد کریں۔ اور باریک کریں سرمہ کی طرح پس جاویگا۔ شنگرف رومی ایک تولہ اس میں شامل کرکے آب مدار۔ آب پیاز آب کنوار۔ آب ادرک ہر ایک پانچ تولہ میں بتدریج کھرل کریں۔ آخرش قرص تیار کرکے جائفل پانچ تولہ مغز پستہ سبز ۳ تولہ بھلاوہ سبز بریدہ تولہ بھر کا نخدہ بنادیں۔ درمیان قرص مذکور رکھکر اوپر چار سیر خام کپڑا لپیٹ دیں۔ اور ایک من خام اوپلوں میں آگ لگاویں۔ سرد ہونے پر نکال لیں۔ بھورے رنگ کا کشتہ ہوگا۔ جس کے فضائل سے وہی شخص آگاہی پائیگا جو تیار کریگا۔ خوراک دو چاول بہمراہ بالائی وغیرہ باہ کے لئے اکسیر ہے۔

از قانی محمد غوث صاحب گوڑہ راولپنڈی

حکیم صاحب تسلیم۔ ہر قسم کے بخار روزمرہ تیبہ چوتھیہ وغیرہ کو مفید اور مجرب ہے پارہ گندھک آملہ سار۔ بچھناک ہر ایک ۶ ماشہ۔ ترکٹا یعنے سنڈھ ۶ ماشہ پیپل ۳ ماشہ مرچ سیاہ ۶ ماشہ۔ بیخ دھتورہ سفید تمام اشیا باریک کرکے رس ادرک یا لیموں سے گولی باندھ کر بقدر رتی رتی محفوظ رکھیں۔ بس ایک گولی لیموں یا رس ادرک میں گھول کر یا دیگر مناسب عرق کے ہمراہ استعمال کریں مجرب ہے۔ یرقان اصفر کے لئے دو نسخہ ذیل مجرب ہیں۔ بھوک کم ہو کمزوری ہو قدرے بخار رہو۔ سب انشاء اللہ رفع ہو جائینگے۔ سالٹ مگنیشیا ۲ تولہ۔ کونین فولادی ۴ ماشہ یعنے سبز رنگ ایک بوتل کلاں میں ڈال کر پانی سے بھر کر خوب ملا ہلا کر ایک روز رکھا رہنے دیں۔ دوسری تولہ شیشہ کریں۔ صبح اور عصر دو دو گھونٹ نوش کیا کریں۔ چاول دہی۔ لسی۔ ساگ پالک استعمال رکھیں۔ اگر کچھ فرق رہے تو ایک اور بوتل بدستور مذکور تیار کرکے استعمال کریں دوسرا نسخہ بیخ مدار یعنے آک بیخ بوٹی۔ اکتوبر پوست درخت نیم گلو تازہ ہر چہار اشیاء

نیم نیم سیر یا زیادہ لیکر خوب باریک کوفتہ کر کے ایک برتن گلی میں ڈال کر چار پانچ سیر پانی ڈال کر رہنے دیں۔ ہر روز دو وقت خوب ہاتھ سے مل کر چھوڑ دیا کریں تا عشر یوم بعد ازاں سب اشیا کو نچوڑ کر پھینک دیں صرف پانی کو محفوظ رکھیں۔ پھر اس پانی کو نتار نتار کر علیحدہ کرتے جائیں تاکہ اُن سب اشیاء کا ایک قسم کا ست رہ جائیگا باریک پیس کر چھان کر استعمال کریں۔ ایک کفدست تین چار ماشہ قدر ہمراہ پانی نہایت مجرب ہے۔ بعد استعمال انصاف کریں۔ دور دور کے حکما بیشک اپنے اپنے مجربات سے فیض پہنچائیں کوئی نصیب میں کمی نہ ہوگی۔

جناب محمد حسین صاحب چشتی نوکھر ضلع گوجرانوالہ

نسخہ درد اعصابہ مجرب ارسال ہے۔ چند دانے جمالگوٹہ کے باریک پیس کر جلنے درد پر لگا دیں۔ آٹھ منٹ کے بعد پانی سے دھو دیں۔ اور تیل کی مالش کریں اور دھوتے وقت آنکھ بند رکھیں۔

نسخہ خارش مجرب المجرب ارسال ہے۔ خارش تر کو تو تین یوم میں بیخ بن سے اکھاڑ دیتا ہے۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔

پارہ ۱ تولہ۔ گندھک آملہ سار ۱ تولہ۔ کمیلہ سیاہ ۶ ماشہ۔ مردہ سنگ ۶ ماشہ۔ بابچی ۶ ماشہ۔ سہاگہ ۶ ماشہ۔ نوشادر ۶ ماشہ۔ مرچ سیاہ ۳ ماشہ۔ طوطیا ۶ ماشہ۔ اول پارہ اور گندھک کو کجلی کر لیں۔ اور باقی ہر ایک چیز علیحدہ علیحدہ باریک پیس کر کجلی میں ملا کر دوبارہ خوب کھرل کریں۔ حتےٰ کہ سیاہ رنگ ہو جاوے۔ گھی میں ملا کر بدن پر مل کر دھوپ میں بیٹھیں تین یوم میں شفا کلی ہوگی۔ اگر پیشتر حب السلاطین سے مسہل دیکر اندر صاف کر لیں۔ تو سونے پر سہاگہ کا کام دیگا۔ اور بعد مسہل گندھک مصفےٰ کھانے کو دی جاوے۔ مگر بندہ تو صرف مرہم مذکور ہی مالش کرنے کو دیتا ہے جس سے کلی آرام آجاتا ہے۔ اگر بعد مسہل گندھک مصفےٰ دی جاوے تو کیا کہنا ہے۔

حکیم اروڑے شاہ صاحب از بھکنہ خورد

شورہ قلمی ایک تولہ۔ گیرو سُرخ ایک ماشہ ہر دو کو نہایت باریک پیس کر رکھیں بوقت ضرورت مریض کو کہیں کہ بطور نسوار کے ناک میں کھینچے۔ اس کے کھینچنے کے ساتھ ہی ناک سے پانی نکلنا شروع ہوگا۔ جیسے اکثر امراض میں اسہال اور ادرار فوری فائدہ کرتے ہیں۔ ویسے ہی بلکہ ان سے بھی جلدی فائدہ کرنے والی یہ دوا ہے جس سے رطوبات دماغی بذریعہ ناک خارج ہوکر اکثر امراض دماغی مثل صداع۔ شقیقہ۔ عصابہ۔ سرسام۔ سبات۔ صرع۔ ثقل سمع۔ وجع الاذن وغیرہ کو منٹوں میں آرام ہوجاتا ہے۔ گویا کہ ناک کا مُسہل ہے۔ لیکن یاد رہے کہ یہ نسوار صرف ایک چٹکی لینے سے اسقدر فائدہ اور اثر نہیں ہوتا۔ بلکہ بار بار چٹکیاں ناک میں چڑھانی ضروری ہیں۔ حتےٰ کہ ادرار رطوبات کافی ہو جائے عموماً چھ ماشہ کے قریب یہ دوا ناک میں چڑھائی جائے۔

از جناب حکیم مولوی بہاؤالدین شاہ صاحب ساکن گانگی ضلع میانوالی حال مقیم کندیاں

نسخہ جوب دافع حمیات بلغمیہ مرکبہ مختلفہ واوجاع ریاحیہ کتابی اوصاف الادویہ نسخہ کے اسقدر ہیں۔ لیکن میرے حقیقی بھائی جناب حکیم مولوی سید علی صاحب ورنیکلر ماسٹر کمیلپور کے تجربہ میں تپ محرقہ پر بھی تیر بہدف پائی گئیں ہیں۔ ایک گھنٹہ میں اسہال ہوکر ہر ایک قسم کے بخار کو اتار دیتی ہیں۔ سوائے تپ دق وسل کے جملہ حمیات کا شرطیہ نسخہ ہے۔ نسخہ کو بھائی صاحب نے دس سال سے زیر تجربہ رکھا ہوا ہے۔ اور پہلے پہل ان گولیوں کا تجربہ کوئٹہ بلوچستان میں سینکڑوں آدمیوں پر ہوا ہے۔ جبکہ بھائی صاحب وہاں بحیثیت ملازمت قیام پذیر تھے۔ مغز حب الملوک مدبر ۴ تولہ۔ شنگرف رومی ۳ تولہ۔ گندھک آتولہ۔ سار مصفےٰ ۲ تولہ۔ غلام بچہ مصفےٰ ۱ تولہ۔ غلام بچہ وکبیرت ملاکر پہلے کجلی تیار کریں۔ پھر باقی ادویہ ملکر باب بیخ حب السلاطین میں ایک روز کھرل کرکے حبوب کنار صحرائی برابر تیار کریں۔ خوراک ایک گولی سے دو تک ہمراہ شیرۂ مغز بادام۔ شربت بزوری یا دیویں اخراج مواد ہوکر تپ اُتر جاتا ہے۔ بیخ حب السلاطین اگر تازہ نہ ملے تو خشک لیکر جوشاندہ بناکر اسکے پانی میں گولیاں تیار کریں۔

اغراض و مقاصد

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ ۔ لاہور

(۱) طب جدید و قدیم ہر قسم کے اصول علاج و تشریحات وغیرہ پر نظر کیجائے ۔ اور انمیں سے صدہا صفا و دع مالدرے اصل پر ہر ایک صحیح اور عمدہ بات لے لیجائے خواہ وہ طب یونانی کی تحقیقات ہو ۔ یا ویدک اور ڈاکٹری غیرہ کی

(۲) تمام انتخاب کردہ صداقتوں کو باہم تطبیق دے کر کتابی صورت میں لایا جاوے اور ملک میں اسے رواج دیا جاوے ۔

(۳) ہر قسم کی ادویہ مفردہ و مرکبہ جو کہ موجودہ تمام طریقہ ہائے طب کی مجوزہ و مروجہ ہیں انکا کرکے امتحان اور تجربہ کیا جاوے اور انکے صحیح صحیح خواص اور فوائد اور مقدار خوراک وغیرہ کا تعین و تقرر کیا جائے ۔

(۴) ہر قسم کی مفردہ مرکبہ ادویہ جو مجربہ و محققہ انجمن ہوں انکا ذخیرہ فراہم کیا جائے ۔ اور انکی ترویج اور فروخت کے لئے مختلف مقامات پر ایجنسیاں کھولی جائیں ۔

(۵) مفردات کے ست ۔ جوہر ۔ روح ۔ روغن وغیرہ نکالے جائیں اور انہیں سے مرکبات ترتیب دیئے جائیں ۔ جو کہ استعمال میں آسان اور فوائد میں بڑھ چڑھ کر ہوں ۔

(۶) علم کیمیا ۔ علم جراحی ۔ اور علم افعال الاعضا کی اشاعت اور ترویج کی جائے ۔ اور اہل ملک کو اس سے باخبر کیا جاوے ۔

(۷) ان تمام وسائل و ذرائع کو جو تکمیل و اصلاح اغراض و مقاصد انجمن کے متعلق معلوم و محسوس ہوں کام میں لایا جاوے ۔

قواعد و ضوابط

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ ۔ لاہور

(۱) ہر ایک طبیب اور طب سے مذاق رکھنے والا خواہ کسی طریق اور کسی شاخ طب سے تعلق رکھتا ہو ۔ انجمن ہذا کا ممبر ہو سکتا ہے بشرطیکہ اغراض و مقاصد انجمن سے پورا پورا اتفاق رکھتا ہو ۔ اور اسکی ترقی و بہبودی کے لئے ہر ممکن ذریعہ سے کوشاں رہے اور تمام قواعد و ضوابط پر کاربند رہے ۔

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا ۔ کہ تمام ممبران کے ساتھ رشتہ اتفاق و اتحاد کو بڑھائے اور انکو ہر ایک معاملہ میں عموماً اور طبی معلومات و ضرویات میں خصوصاً شرح صدر سے مستفیض و مستفید کرے ۔ اور کسی قسم کی تنگدلی اور بخل کو روا نہ رکھے

(۳) انجمن کی ممبری کے لئے نہ کوئی داخلہ ہوگا ۔ اور نہ ہی کچھ ماہوار یا سالانہ چندہ ۔ ہاں جو شخص خوشی سے فنی خدمت سمجھ کر کچھ حصہ لیگا ۔ اس سے بصد شکریہ قبول کیا جائیگا ۔

(۵) ہر ایک ممبر کو حق حاصل ہوگا۔ کہ تمام معاملات و امورات انجمن میں اپنی آزادانہ رائے دے سکے۔ مگر بعد مشورہ ممبران جس امر پر بمنظوری بانئ انجمن فیصلہ قرار پائے۔ اسکے برخلاف ناراضگی کا کوئی حق نہ ہوگا۔

(۶) انجمن کے تمام بڑے بڑے کام تجارتی اصولوں پر چلائے جائینگے جن میں ہر ایک ممبر شامل ہو سکتا ہے۔ اور اپنی محنت یا زر تجارت کے ماتحت حصہ لے سکتا ہے۔

(۷) وقتاً فوقتاً قواعد و ضوابط انجمن میں مشورہ ممبران کے ماتحت ہر طرح سے ترمیم و تنسیخ ہو سکتی ہے۔

فرائض ممبران

انجمن خادم الحکمت شاہدرہ۔ لاہور

(۱) جو شخص انجمن ہذا کا ممبر بننا چاہے۔ اسے لازم ہے کہ بذریعہ تحریر اقرار کرے کہ میں اغراض و مقاصد اور قواعد و ضوابط انجمن کو ملاحظہ کر لیا ہے۔ مجھے تمام امورات کے ساتھ پورا پورا اتفاق ہے۔ اور میں حتے الوسع انپر عمل کرنے کی کوشش کرونگا۔ میرا نام بزمرہ ممبران لکھ لیا جاوے اور اس خط پر پورا پتہ بمعہ تاریخ وغیرہ درج کر کے دفتر انجمن میں بھیجدے۔

(۲) ہر ایک ممبر کا فرض ہے کہ جو اخبار یا رسالہ انجمن کی طرف سے جاری ہو اسکو خود خریدے اور اس کے خریدار پیدا کرنے کی کوشش کرے۔

(۳) جو ممبر باقاعدہ مطب رکھتے ہیں وہ حسب تحریر رسالہ ہدیۃ الاطباء اپنے زیر علاج مریضوں کے لئے باقاعدہ رجسٹر بنائیں اور اپنی پریکٹس کی مختصر سی ماہواری رپورٹ دفتر انجمن میں ماہ بماہ بھیجتے رہیں

(۴) جنکا باقاعدہ مطب نہیں مگر علاج کرتے ہیں۔ انہیں بھی اپنے علاج کے کارنامے گاہ بگاہ منکشف کرتے رہنا چاہئے۔

(۵) ہر ایک ممبر کیلئے لازم ہے کہ انجمن کی مجربہ و مصدقہ ادویہ کو زیر استعمال رکھے۔ خواہ اپنے پاس رکھے یا کسی مقامی عطار اور دوا فروش کے پاس رکھوائے اور پھر خواہ وہ ادویات خود اپنے خرچ اور اپنے اہتمام سے تیار کرے یا کارخانہ خادم الحکمت شاہدرہ لاہور کی تیار کردہ منگوائے

(۶) تشخیص الامراض و تحقیق الادویہ میں نئی تحقیقات سے ایزادی کرنے میں کوشاں رہیں

(۷) غیر طبیب ممبران کا فرض ہے کہ پبلک کو انجمن کی طرف رہنمائی کریں۔ اور انجمن کی ہر ایک مفید بات سے مستفید کرنے کی کوشش جاری رکھیں۔